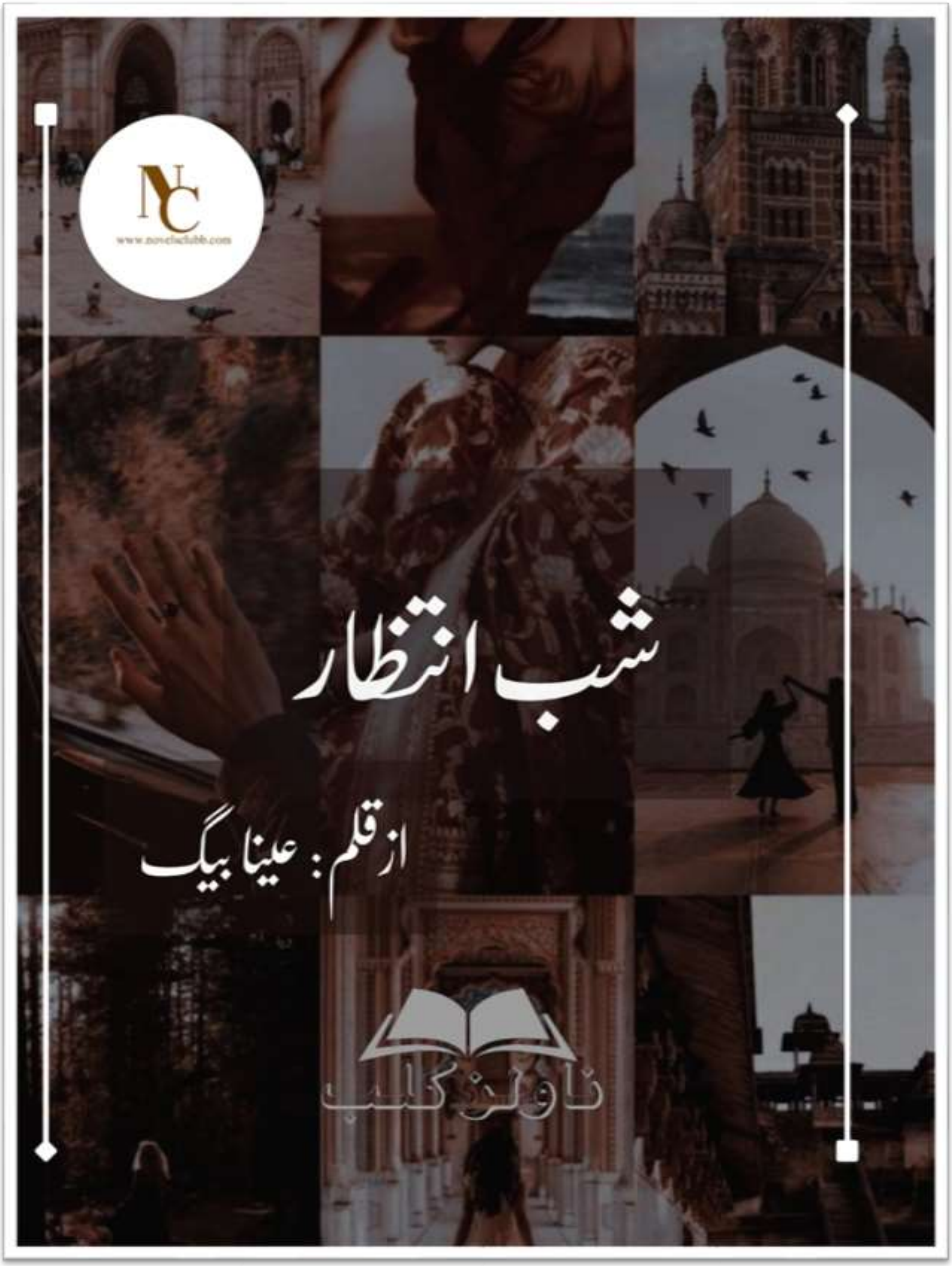
www.novelsclubb.com
شب انتظار
از قلم : عینا بیگ
ناولز کلب

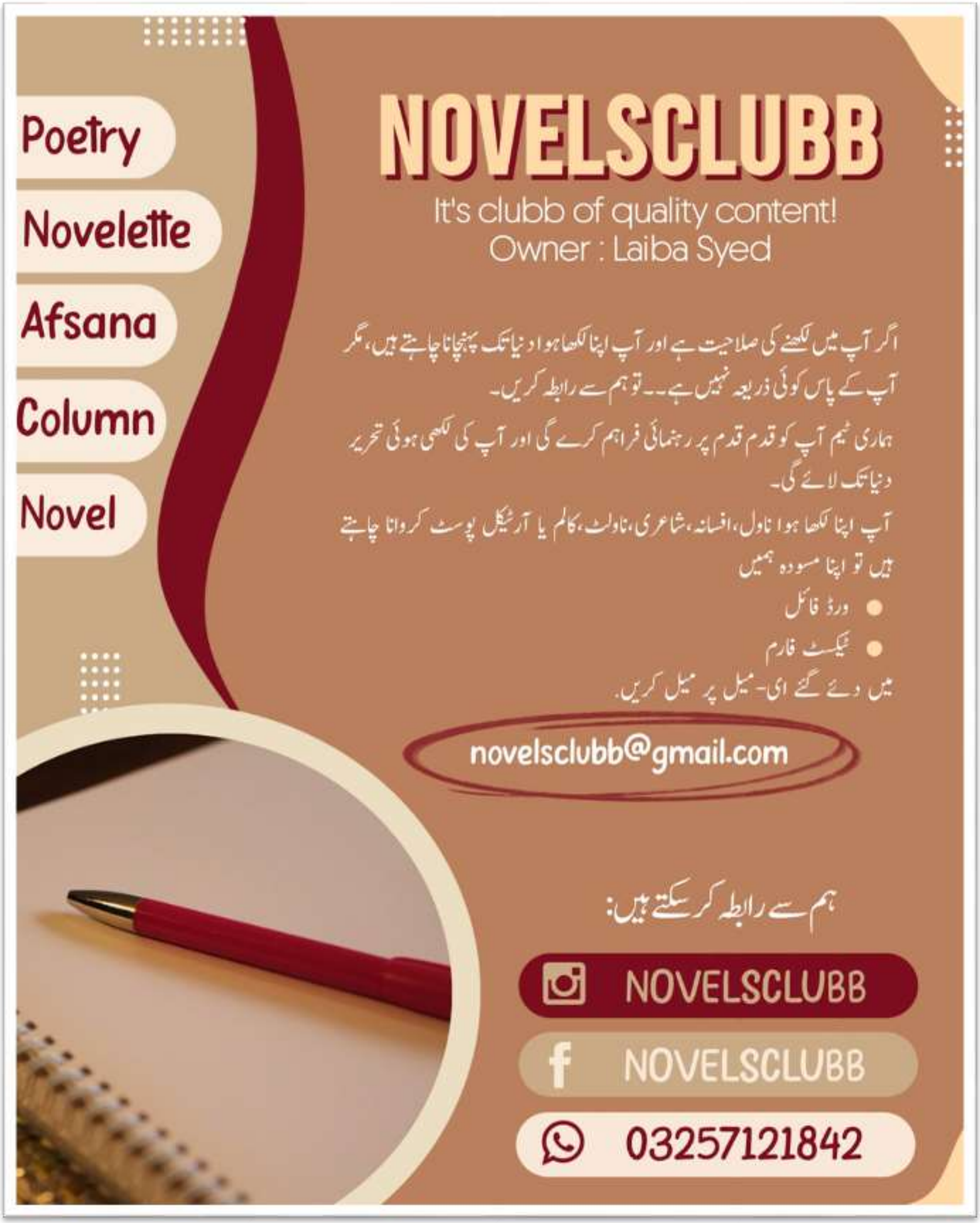
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

شبِ انتظار

از قلم

عینا بیگ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تیسری قسط

"میں سوچ رہی تھی مراد چچا کی شادی پر ایک خوبصورت کام والی فراک پہنوں۔" زمل غازی کو بتا رہی تھی۔ دو دن پہلے رضوان تایا آئے تھے اور واپسی میں نجانے کس کس کو سیر و تفریح کے لیے ساتھ لے گئے تھے۔ نہ لبنیٰ تھیں، نہ ابی اور نہ حذیفہ۔ اسلام آباد کی سیر کیے بہت وقت ہو چلا تھا تو انہوں نے سوچا کچھ وقت اسلام آباد میں گزار آئیں۔ البتہ کام کی وجہ سے اور دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے عابد صاحب گھر پر ہی تھے۔

"اس کی شادی اٹینڈ کرنی ہے تو اپنی جوانی بھول جاؤ۔ دو بچوں کے ساتھ اٹینڈ کرو گی۔ اپنے بچوں کی بھی ڈریسنگ سوچ لو۔" وہ اس کے ساتھ مل کر چیز کے ٹکڑے کر رہا تھا۔ آج بہت دنوں بعد دونوں نے مل کر کچھ بنانے کا سوچا تھا۔ "آج کل تو وہ گھر پر بھی نہیں ہوتا اور شاہ ویز کی زندگی میں اپنے مسلے چل رہے ہیں ورنہ یہ گھر اور اس کا شور ہمیشہ سے ناقابلِ برداشت رہا ہے۔" وہ اسے پرانے دنوں کی داستان سنانے لگا۔

"اچھا تم ہی کر لو شادی۔ میرا بہت دل ہے کہ تیار ہوں۔" وہ ساتھ ساتھ کام کر رہی تھی۔

"تم ویسی ہی تیار ہو جاؤ' میں تعریف کر دوں گا۔" وہ مسکراہٹ دبا گیا تو کام کرتی زمل نے اسے گھورا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی اور بات نہیں ملی؟"

"شاہ ویز کی ابھی ہو گی نہیں اور مراد کے کوئی چانسز نہیں اور میرے پاس کوئی لڑکی نہیں۔" اس نے گہری آہ بھری۔ "تم مان جاؤ پھر میری شادی بھی ہو جائے گی اور تمہیں تیار ہونے کا موقع مل جائے گا۔" وہ اسے تنگ کر رہا تھا اور زمل اب کی بار ہنسی تھی۔

"تم پاگل ہو گیا؟ اب ایک تیار ہونے کے لیے میں تم سے شادی کرنے کا رسک نہیں لے سکتی۔ مجھے اپنے لیے کوئی ایک سنجیدہ شخص چاہئے جو میرے مسلوں کو سنجیدہ لے۔ نہ کہ جو میرے مسلے بڑھادے اور بات کو ہنسی مذاق میں اڑا دے۔" اس نے گھورا تھا۔

"اب اتنا بھی برا نہیں۔ خوبصورت، ہینڈسم مرد ہوں اور گھر سے باہر سیریس بھی ہوں۔ گھر والوں کے سامنے سنجیدگی کا اچار ڈالنا ہے؟" وہ خود کو ڈیفینڈ کرنے لگا۔

"تم شادی کے بارے میں کیوں نہیں سوچتے؟"

"کیا کروں گا سوچ کر؟ مجھے کوئی اپنے معیار کی لڑکی نہیں ملتی اور ابا کا بس چلے تو اماں کی بہن کی بیٹی کو بیاہ دیں میرے ساتھ۔۔" اس نے پتیلا نکال کر اس پر آئل ڈالا اور چولہا جلانے لگا۔

"کیا مطلب؟ تایا ابا نے تمہارے لیے لڑکی دیکھی ہوئی ہے؟ اور کیا ہے تمہارا معیار؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت سادہ سا معیار ہے۔ سیدھے سادھے لوگ جو مجھے جج نہ کریں۔ یہ زندگی گزارنے کا معاملہ ہے۔"

"کون ہے وہ لڑکی؟"

"واقعی کون ہے وہ لڑکی؟" وہ تیزی سے چھپا گیا۔

"بدتمیزی نہ کرو۔ تم نے کہا تمہاری خالہ زاد ہے میں نے سنا تھا اب چھپاؤ نہیں۔۔" وہ نگٹس تلنے لگی البتہ وہ اب کباب بنانے کی تیاریوں میں تھا۔

"میں نہیں چاہتا۔ تم عابد صاحب کو سمجھاؤ۔"

"تم پہلے مجھے بتاؤ اور ملواؤ بھی!"

"میں آخری بار خود دو مہینے پہلے ملا تھا۔ وہ بہت بے وقوف سی اور معصوم سی ہے۔ شاید معصومیت کا ناٹک کرتی ہے۔"

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" اس نے خالی بوتل اس کے کندھے پر ماری۔

"تم نے بھی تو پہلی بار ہی پوچھا۔"

"کیا نام ہے؟ اور تمہاری کزن ہے تو تم ملتے ہی رہتے ہو گے۔" اسے تجسس ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بالکل نہیں۔۔بتایا تو ہے دو مہینے پہلے ملا تھا۔اصل میں ہمارے خالو کو بیٹوں کی زیادہ چاہ تھی اور یہی بات ابا کو خالو سے خار کھانے کا موقع دیتی ہے۔میرا ننھیال میں کسی کے بھی اچھے حال نہیں ہیں اور عابد صاحب کو اپنی بیوی سے بہت عشق ہے وہ ان کی ہی بھانجی سے میری شادی کروائیں گے۔" وہ کھیرا کھا رہا تھا اور زمل مسکرا رہی تھی۔

"میں ملنا چاہوں گی۔ چلو اگر تمہاری شادی ہو جائے تو میں تیار ہو جاؤں گی۔" وہ ہنس پڑی۔

"وجیح کی کرواد و شادی۔ خوش رکھے گا وہ بیچارہ اور جتنے دن وہ گھر سے دور رہتا ہے اس کی بیوی بھی خوش رہے گی۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔زمل کے دل نے بیٹ مس کی۔

"کون سی بیوی کو اپنا شوہر گھر سے دور پسند ہوگا؟ جو ہفتوں ہفتوں بعد اسے اپنا چہرہ دکھائے؟" ہنسی کہیں کھو گئی تھی۔

"پتا نہیں۔ مجھے نہیں لگتا وہ شادی کرے گا۔ جہانگیر پھوپھا بھی اپنے نام کے انا پرست انسان ہیں۔دو چار بار ہو کر آیا ہوں مگر ان کا مزاج اللہ کی پناہ!" وہ کسی بات کو یاد کر کے عجیب سا تاثر دینے لگا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ شادی نہیں کریں گے؟ ان کا محبت پر حق نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں زیادہ کچھ نہیں جانتا مگر مجھے علم ہے اسے گھر میں کیا فیس کرنا پڑتا ہو گا۔بس مجھے لگتا ہے کہ وہ خود کا مزاج جانتا ہے۔فرسٹریشن، غصہ جس کا وہ اظہار نہیں کرتا۔جہاں تک بات ہے ہماری لبنیٰ تائی کی تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ شاہ ویز کی شادی اس کی پسند سے کروائیں گی تو اس کا چانس بھی جانے دو۔اب تم خود شادی کر لو۔کیونکہ اس گھر کے تمام کنواروں نے اگلے دس سال بھی کنوارہ رہنا ہے۔"آج بہت دن بعد انہوں نے نائٹ پارٹی رکھی تھی اور اب کھانے پینے کا سامان تیار کر رہے تھے۔

"شاہ ویز تو نہ جانے کہاں ہی غائب ہے۔اس سے آج پوچھوں گی۔"وہ کچھ سوچتی ہوئی ڈرنکس فریج میں رکھنے مڑ گئی۔

---☆☆☆---

وہ کباب سیخوں پر ترتیب سے سیٹ کرتا جا رہا تھا۔دوسری جانب شاہ ویز انگھیٹی کو بھڑکانے میں مصروف تھا۔

"ٹھنڈ کتنی بڑھ گئی ہے۔"وہ ٹھنڈ سے ٹھٹھرتا ہوا تیزی سے اپنے ہاتھ جلتی ہوئی انگھیٹی کی تپش سے سینکنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

"مجھے بھی کوئی کام بتا دو۔" زمل جوڑا باندھتی ہوئی باہر آئی تھی۔ "اتنا سنسان ہو رہا ہے ابی جان کے بغیر یہ گھر۔۔" وہ سب بڑوں کو یاد کر رہی تھی۔

"تم خاموش ہو کر کونے میں بیٹھ جاؤ۔" غازی کی جانب سے مفت مشورہ آیا تھا تو وہ چڑ کر شاہ ویز کی جانب چلی گئی۔ شاہ ویز مسکرا دیا۔

"تم ہی کچھ مصروفیت دے دو شاہ ویز۔۔" وہ انگھیٹی کو بھڑکانے کے لیے کوئلوں پر ذرا سا مٹی کا تیل چھڑک رہا تھا۔

"انگھیٹی پر بیٹھ جاؤ۔" وہ ہنسی دبا گیا البتہ اس کی سنجیدہ شکل دیکھ کر زور سے ہنس پڑا۔

"مذاق کر رہا ہوں۔ ابھی کوئی کام نہیں ہے۔ تم نے ویسے غازی کو راضی کیسے کیا اتنے سارے اسنیکس بنانے پر؟ یہ اٹھ کر گلاس بھی نہیں اٹھاتا۔" غازی البتہ اپنے دونوں کالرز اونچے کر کے ایک ناز سے دیکھنے لگا۔

"لڑکا کام کا ہے۔ اتنا برا نہیں ہے اگر زبان نہ چلائے۔" وہ کھلکھلائی۔ "یہ مراد چچا کہاں ہیں؟" یہ گھر کا پچھلا حصہ تھا جہاں صرف نام کا ایک ہی بلب تھا جو بمشکل جل رہا تھا۔ ہلکی ہلکی روشنی میں یہ رات بہت اچھی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتا نہیں کب آئے گا۔ میں نے کال کی تھی مگر اس نے کہا وہ تھوڑا لیٹ ہو جائے گا۔" اس کا ہاتھ ابھی بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ وہ بمشکل غازی کے سامنے سے ایک سیخ اٹھا کر انگھیٹی پر رکھ رہا تھا۔

"یہاں بہت ٹھنڈ ہو رہی ہے۔" ذرا سی ہوا چلی تھی اور زمل کو ٹھنڈ محسوس ہونے لگی۔ "تم دونوں میں سے کوئی فارغ ہو تو مجھے ذرا کل شاپنگ پر لے چلو۔ میں سردیوں کے کچھ بھی خاص کپڑے نہیں لے کر آئی تھی۔" اس نے کسی امید سے شاہ ویز کو دیکھا۔

"میں لے جاؤں گا اپنی بہن کو۔۔ تم فکر مت کرو۔" شاہ ویز نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی چھوٹی سی بچی ہو۔ لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ زمل کو اس کا یوں بڑے بھائیوں کی طرح کہنا اچھا لگا۔

"بلکہ نہیں تم نہیں۔۔ تم ابھی بھی پوری طرح سے صحت مند نہیں ہوئے۔ مجھے غازی لے جائے گا۔" اس نے غازی کو دیکھا۔ سفید شرٹ کے کالر زاٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بال اس کے چہرے پر آرہے تھے۔ وہ ہیٹ سے پیچھے کرتے ہوئے اسے دیکھ کر اثبات میں سر ہلا گیا۔ وہ مطمئن ہو گئی۔ یہاں اس کا کوئی کام نہیں تھا اور اب اسے سردی بھی لگ رہی تھی۔ "اچھا میں اندر جارہی ہوں تم لوگ کام کرو۔ یہاں بہت ٹھنڈ ہو رہی ہے دس منٹ بعد چکر لگاؤں گی۔" وہ ڈوپٹہ سنبھالتی اندر چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پندرہ منٹ بعد وہ غازی کی آواز پر خالی ٹرے لے کر آئی تھی۔ایک ٹرے بھر چکی تھی۔
بے دھیانی میں چلتی ہوئی شاہ ویز کے برابر رکھے چھوٹے اسٹول پر بیٹھ گئی۔

"وجیح سے کہہ دو وہ آتے ہوئے پراٹھے ہی لے آئیں گے۔دس بجنے والے ہیں۔"اس ملگجی اور ہلکی سی روشنی میں وہ بس جسے صاف شفاف دیکھ سکتی تھی وہ انگھیٹی پر جلتی آگ تھی۔

"جی اور کچھ ؟"یہ گھمبیر آواز اس کو بے حد قریب سے سنائی تھی۔اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔اس کے کلون کی خوشبو اس کا دماغ ترو تازہ کر گئی۔ہیزل آنکھیں جانے حیرانی سے پھیلی تھیں یا اسے پاس دیکھ کر۔۔سر اٹھایا تو نگاہ اس کے چہرے پر ہی اٹک گئی۔کہیں وہ خیالوں میں تو نہیں تھی؟بھلا وہ شاہ ویز کی جگہ پر کیسے ہو سکتا تھا؟یوں اچانک ؟سونے پر سہاگہ وہ مسکرا بھی دیا۔زمل کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔وہ اس کے بالکل برابر بیٹھا تھا اور اب ذرا سا مسکرائے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے کے نقوش اتنے خوبصورت تھے یا شاید اس کی مسکان! وہ سمجھ نہ سکی۔

"آئم۔۔آئم سوری۔"وہ ہکلا دی۔"مجھے لگا شاہ ویز ہے۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی کہ کبھی وہ اتنی نزدیک نہیں بیٹھی تھی۔اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

"میں تمہیں کاٹوں گا نہیں۔"وہ ہنس دیا۔وہ ہنس رہا تھا۔۔وہ پہلی بار یوں جاندار انداز میں ہنس رہا تھا۔پہلی بار اس کے چہرے پر کوئی سنجیدگی نہیں تھی۔پہلی بار وہ اس کی وجہ سے ہنسا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں میں۔۔میں۔۔"وہ آگے کے جملے بھول گئی۔اب کی بار وہ مزید زور سے ہنسا۔

"تم بہت معصوم ہو۔بیٹھ جاؤ۔"مسکراہٹ لبوں پر پھیل گئی۔ویج کی درمیان والی انگلی میں ایک موٹا کالا چھلا تھا۔۔ایک انگھوٹی۔۔وہ دوبارہ بیٹھ گئی مگر اس بار بالکل خاموش!"ٹرے یہاں رکھ دو۔"اس نے ویسا ہی کیا۔وہ اب پکے ہوئے گوشت کو سیخوں سے نکال کر ٹرے میں ڈال رہا تھا۔اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا کہ شاہ ویز کہاں غائب ہو گیا۔وہ پیچھے ہی کچھ دور کسی سے فون پر بات کر رہا تھا اور اسے یقین تھا کہ فون کے دوسری جانب رباب تھی۔نہ ختم ہونے والی مسکراہٹ لبوں پر سجی ہوئی تھی جس کا مطلب تھا کہ دوسری جانب رباب ہے۔

"آپ۔۔آپ کب آئے؟"

"ابھی دو منٹ پہلے۔۔"نئی سیخوں کو انگھیٹی پر رکھتے ہوئے اس نے اس ہلکی روشنی میں زمل کی آنکھوں کو دیکھا۔۔ہیزل خوبصورت آنکھیں۔وہ گڑبڑا رہی تھی اور پہلی بار ویج نے ان آنکھوں کو کتنی دیر تک تسلسل سے دیکھا تھا۔اس کی بے چینی دیکھ کر وہ چہرہ جھٹک کر رہ گیا۔

"تمہاری آنکھوں میں،کچھ شناسائی ہے۔"وہ جلدی سے بولا کہ کہیں وہ کچھ غلط نہ سمجھے۔

"مطلب؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مطلب خوبصورت ہیں۔۔ان آنکھوں نے کسی کی یاد دلادی۔"اس کو اپنا دل اکڑتا ہوا محسوس ہوا۔

"پھپھو کی؟"وہ اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ انگھیٹی کو تک رہا تھا۔

"ہوں۔"

"یاد کیوں آرہی ہے؟"کیا وہ گھر سے نہیں آرہا تھا؟خیر لگتا تو نہیں تھا۔۔سیاہ کالر والی شرٹ جس کا پہلا بٹن کھلا ہوا تھا کالرز بے ترتیب تھے۔ایک بازو پر ڈھیلی سی کالی موٹی زنجیر تھی اور دونوں آستین کے کف فولڈ ہوئے کہنیوں تک چڑھے ہوئے تھے۔چہرے سے تھکاوٹ چھلکتی تھی۔

"کیوں تم چاچی کو یاد نہیں کرتی؟"وہ اسے مزید الجھا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کرتی ہوں کیونکہ وہ میرے پاس نہیں ہیں۔۔آپ کی امی تو آپ کے پاس ہیں نا۔"

اس کی بات پر اس کا چہرہ بجھ سا گیا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات زمل نے واضح محسوس کیے تھے۔اس کی بات کو محسوس کر کے ویجے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"چار ہفتے ہوگئے۔"وہ بتا کر خاموش ہوگیا اور زمل کی آنکھیں کسی شاک کی کیفیت سے پھیلیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چار ہفتوں میں ایک بار بھی ان کا چہرہ نہیں دیکھا؟" وہ کیسے مانتی کہ وجیح یہ پورا ماہ گھر سے باہر تھا۔

"نہیں۔۔ تم دوسری ٹرے لے آؤ۔ یہ بھر جائے گی تو ڈانٹو گی کہ ایک ٹرے میں کیوں ڈال دیا اور میں شاہ ویز نہیں ہوں کہ ڈانٹ برداشت کروں۔" وہ بات بہت تیزی سے بدل گیا۔۔ مگر زمل کے لیے گویا وقت ٹھہر گیا۔ وہ اس کی آنکھوں کو تک رہی تھی۔۔ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی مگر وہ اپنے تاثرات بمشکل چھپا پا رہا تھا۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی۔۔ وہ بہت چاہ کر بھی ایک لفظ نہ ادا کر سکی۔ اور کتنی حیرت کی بات تھی ناکہ مائرہ خود بھی اسے پکار پکار کر تھک چکی تھیں مگر وجیح نے اس گھر میں ایک قدم نہیں رکھا تھا۔ وہ کہاں رہتا تھا اسے علم نہیں تھا۔ اسے مائرہ پھپھو کی بھیگی آواز یاد آئی۔ اس نے ٹرے اٹھائی اور اندر بڑھ گئی۔ شاید وہ تھوڑی دیر تنہائی چاہتا تھا۔

وہ میز پر کھانا لگانا چاہتی تھی مگر شاہ ویز کی ضد پر اس نے باہر ہی چادر بچھا دی۔

"مسالہ بہت مزیدار ہے۔" وجیح امپریس ہوا تھا۔ "مراد کے بنا پہلی بار تکے اچھے بنے ہیں۔" مراد کے بغیر تکے بنانے کا پلان ہمیشہ فلاپ ہی گیا تھا۔ اس نے ذرا سا ہی کھایا تھا اور اب کوئلوں پر چائے بنا رہا تھا۔

"اس کے باوجود بھی تم نے کم ہی کھایا ہے۔" شاہ ویز البتہ ابھی بھی کھانے میں مصروف تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں سوچ رہا ہوں کل اتوار ہے صبح ناشتے پر چلتے ہیں۔" غازی کے کہنے پر شاہ ویز نے حامی بھری تھی جبکہ وجیح نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میرا اپنا سیٹ اپ ہے میں اسے اگنور نہیں کر سکتا۔ تم لوگ مزے کرو۔" سگریٹ کا دھواں ہوا میں تحلیل ہونے لگا۔

"میں چار کپ لے آتی ہوں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور کپ ٹرے میں سجا کر اس کے پاس رکھ کر دوبارہ اپنی جگہ پر جا بیٹھی اور وہ اسے دیکھ کر سوچنے لگا کہ وہ اس کی ہم راز ہی تو بن ہی چکی تھی۔۔اپنی بات منوا چکی تھی۔ اس نے ایک کپ میں چائے ڈال کر اس کی جانب بڑھایا جسے زمل نے تھاما تھا۔

"ویسے وجیح تم شادی کب کر رہے ہو؟ زمل کو کسی کی شادی پر نیا سوٹ سلوانا ہے۔" غازی کی یکدم بات پر زمل کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ وہ اس کو گھور کر رہ گئی۔ وجیح نے اسے دیکھا تھا۔

"اسے سوٹ سلوانے کے لیے میری شادی کروانی کیوں پڑ رہی ہے بھئی؟" وہ انڈائرکٹلی اسے ہی کہہ رہا تھا۔ "البتہ سوٹ تو اس کی شادی کی صورت میں بھی سل سکتا ہے اور ساتھ میں اعوان ہاؤس سے پورا پروٹوکول! میں فری کی فوٹو گرافی بھی کر دوں گا۔ اس سے بڑھ کر کیا تحفہ ہو گا۔" وہ اس کے چہرے پر نجانے کیا دیکھنے لگا جو سرخ ہو رہا تھا۔ جانے کیوں اسے وجیح کا یہ کہنا اچھا نہ لگا اور سوا سیر وہ بھی اسے بغور تک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھ رہی ہو زبردست ڈیل؟" غازی اور شاہ ویز ہنس پڑے تو وہ غصے سے تلملا گئی۔

"اب لڑکا ڈھونڈو۔"

"مجھے نہیں کرنی شادی۔"

"مجھے بھی نہیں۔۔" وجیح نے اتفاق کیا۔

"مجھے آپ کا تحفہ بھی نہیں چاہئے!" اس نے گویا جتایا۔

"ہاں تمہارے پاس سعد ہے۔۔ وہ تو ایک پروفیشنل فوٹو گرافر بھی ہے۔ صحیح مزے ہیں۔" جانے کیوں اس کا دل کیا کہ وہ زمل سے مزید باتیں کرے۔۔ اسے چھیڑے۔۔ جانے کون سے زخم تھے جو شاید اس سے بھر جاتے۔

"مجھے تو واضح لگتا ہے کہ سعد کا رشتہ آئے گا۔" غازی اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟" اس کا دل چاہ رہا تھا اینٹ غازی کے سر پر مار دے۔

"مجھے کیوں کیا لگتا ہے پورے اعوان ہاؤس کو لگتا ہے۔"

"اسے تنگ نہیں کرو غازی!" شاہ ویز نے ٹوکا تھا۔

"لو پھر یہاں اور کون لڑکی ہے جسے تنگ کروں؟" وہ ایسے پوچھنے لگا جیسے واقعی سوچنے والی بات ہو۔ وجیح اس سب میں مسکرا کر چائے کو انجوائے کر رہا تھا۔ آج کا دن نہ سہی مگر رات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خوشگوار ہو گئی تھی۔ وہ آنکھیں موند کر ان کی نوک جھونک سننے لگا۔ تیز ہوا چہروں کو چھوتی ہوئی تازگی کا احساس دلا رہی تھی۔ اس نے کافی دنوں بعد اطمینان محسوس کیا۔ ایسا اطمینان جو اس کے سینے میں گھل گیا تھا۔

---☆☆☆---

وہ غازی کے ساتھ آج سردیوں کی شاپنگ کرنے آئی تھی۔

"یہ مجھ پر اچھا لگے گا نا؟" خاصا سیلف آبسیسڈ انسان تھا۔ ہر چیز خود پر خود کو اچھی لگتی تھی۔

"مجھے لگا تھا تم مجھے میری شاپنگ کے لیے لائے ہو۔" وہ زچ آچکی تھی۔

"ہاں ہاں تم بھی لو۔" وہ پھر بھی اپنے میں ہی مصروف رہا۔ زمل اپنے لیے سوٹ دیکھنے لگی۔ تھوڑی دیر میں ہی سہی مگر وہ سیریس ہو گیا تھا۔ "تم پر نیلا رنگ بہت اچھا لگتا ہے۔" اس نے آسمانی رنگ کی سمپل میکسی دیکھتے ہی کہا۔ وہ مسکرائی۔ "یہ دیکھو یہ کھلتے ہوئے رنگ بھی اچھے لگیں گے۔" وہ ایک ایک سوٹ اس کو دکھا رہا تھا۔

"اچھا مگر میں یہ سب نہیں لے سکتی نا۔" اس نے سوٹ رکھ دیے تو غازی نے دوبارہ اٹھا کر ٹرالی میں رکھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں دلا رہا ہوں۔ جو لینا ہے لے لو۔ آؤ اس کے میچنگ جیولری بھی دیکھیں۔" وہ ہر تھوڑی دیر بعد کوئی نہ کوئی بات کر رہا تھا اور زمل ویسا کرتی جا رہی تھی۔

"تم کتنے شوخ مزاج ہو۔" وہ ہنس رہی تھی جب غازی نے اسے گھورا۔

"تو کیا یہ غلط ہے؟"

"نہیں بالکل نہیں! لڑکیوں کو یہ سب پسند ہوتا ہے۔" اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"دیکھو میں کتنا اترتا ہوں ناسب کے معیار پر۔۔" اس نے فوراً کسی ادا سے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"ہاں بالکل۔" وہ اتفاق کرتی تھی البتہ اس کا دل چاہا زور سے کھلکھلا دے۔

"یہ دیکھو یہ برفانی ٹوپی۔" اس نے ایک نرمی سے ٹوپی دیکھی۔

"ہاں مگر کراچی کے کسی بھی حصے میں برف نہیں پڑتی تو اس لیے رکھ دو۔" اس نے غازی کے ہاتھ سے ٹوپی لی۔

نجانے اس کے بعد غازی نے اسے کیا کیا دلایا۔ اس کی پسند واقعی بہت کمال تھی۔ چوڑیاں، سینڈلز اور خوبصورت جوڑے! آخر میں وہ بھول ہی گئی کہ وہ یہاں دراصل گرم کپڑے لینے آئی تھی۔ غازی نے اسے بھی وہ دلائے تھے حتی کہ وہ پریشان ہو گئی۔

"تمہیں پیسہ اڑانے کا بہت شوق ہے۔"

"مجھے پیسہ صحیح جگہ اڑانے کا بہت شوق ہے۔" وہ ذرا سا مسکرایا تھا۔ "اب تمہیں بھائی نہیں دلائے گا تو کون دلائے گا؟" کاؤنٹر پر بل بنواتے ہوئے اس نے زمل سے کہا تھا۔ اب کی بار وہ قدرے محبت سے مسکرائی تھی۔

---☆☆☆---

آج بہت دنوں بعد اس نے گرم کافی کے کپ کو ہاتھ میں تھاما تھا۔ فضا میں ایک تازگی محسوس ہوئی تھی۔ آج اتنے دنوں بعد اس نے ایک گہری پر سکون کی سانس لینے کی کوشش کی تھی۔ گویا حنانہ ایک خواب تھی اور مراد اپنی نیند پوری کر چکا تھا۔ ایک سوچ تھی جس کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ گرم کافی کا دھواں تھی جو اب فضا میں آہستہ آہستہ تحلیل ہو رہا تھا۔ اس نے چار سو اندھیرے کو دیکھا اور چیئر پر بیٹھ گیا۔ جانے اس چھت نے اس کے کتنے دکھ سنبھالے تھے اور کتنی بار سہارا بنی تھی۔ اس نے پورے چاند کو دیکھا۔ ایک گہرا پورا چاند۔۔ وہ سوچنے لگا اس چاند پر کتنوں کی نگاہیں ہوں گی۔ کس کی آنکھ میں کتنی چاہت۔۔ کاش وہ اپنے بخت سے باخبر ہوتا۔ اس نے پہلو بدل کر دوبارہ چاند دیکھا۔ وہ سوچنے لگا کتنے چہرے روزانہ اسے دیکھتے ہوں گے۔ کتنے چاہ کرتے ہوں گے کتنوں کو وہ ساتھ نصیب ہو گی۔ وہ چاند تھی۔۔ اس کا چاند۔۔ مگر وہ اسے چاند کیوں کہے؟ وہ کیوں چاہے اس کو ہزار آنکھیں دیکھے؟ وہ کیوں اس کو سب کے لیے

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میسر کرے؟ وہ لاحاصل ہی تھی۔۔اور چاند بھی تو لاحاصل ہے۔ایک چاند میں سب اپنا چاند دیکھتے ہوں گی۔۔ جتنی آنکھیں اتنے چاند۔

اس نے موبائل کھول کر اس کی تصویر دیکھی۔جانے کتنی پرانی تھی یہ تصویر۔۔جانے وہ کتنے سالوں بعد دیکھ رہا تھا۔

"تم اس قدر لاحاصل کیوں ہو۔"اس کے ہونٹوں نے جنبش کی تھی اور اس نے موبائل بند کر دیا تھا۔

---☆☆☆---

"اگر اتنا ہی تھا تو کیوں رہی تم میرے ساتھ؟"ان کا کڑوا لہجہ مائرہ کو اپنی رگوں میں اترتا ہوا محسوس ہوا۔

"آپ کو احساس بھی نہیں ہے کیا کہ آپ کا بیٹا کہاں ہو گا؟ کہاں رہ رہا ہو گا؟ کہاں سو رہا ہو گا؟ زندگی کیسے گزار رہا ہو گا؟"کوئی شخص اپنی اولاد سے اس قدر غافل کیسے ہو سکتا تھا۔

"یہ دوری اسے سمجھا جائے گی کہ ہماری باتوں پر اس کی فرمانبرداری ضروری ہے۔"وہ اپنے کپڑوں پر کلون چھڑک رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس قدر سنگدل ہیں آپ جہانگیر۔۔"ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔"میرا دل پھٹ رہا ہے۔"

"اسے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش مت کرنا۔سارا تمہارا کیا دھرا ہے'بگاڑ رکھا ہے اسے۔۔خود عقل آئے گی تو آ جائے گا گھر!"سیاسی کال پر وہ اپنا موبائل اٹھاتے باہر نکل گئے اور مائرہ کو آج پہلی بار یہ محل جیسا گھر اتنا بدصورت لگا۔ان کی آنکھیں اب سوجی ہی رہتی تھیں۔وہ جانتی تھیں خودداری کیا چیز ہے وجیح کو بہت اچھے سے خبر تھی۔وہ جانتی تھیں وہ نہیں آئے گا۔۔وہ کبھی اس گھر میں قدم نہیں رکھے گا۔وہ کبھی باپ کو اپنی شکل نہیں دکھائے گا۔اگر جہانگیر خان میں انا تھی تو وہ اس شخص کا بیٹا تھا۔

---☆☆☆---

"امی۔"جانے کتنے کتنے دنوں بعد اس نے وہ نام اپنے لبوں سے ادا کیا تھا۔وہ گواہ تھا۔۔اس محبت کا کہ جس طرح سے وہ بھاگتی ہوئیں نیچے اتری تھیں وجیح کا دل کسی نے اپنی مٹھی میں جکڑا تھا۔وہ لپٹ کر اس کے گلے سے لگی تھیں۔

"میرا بیٹا۔"آج کافی دنوں بعد سرخ خشک آنکھیں نم ہوئی تھیں۔وہ ماں کا چہرہ چوم رہا تھا'ہاتھ چوم رہا تھا پیار سے دبا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسی ہیں آپ۔۔"اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"تم کہاں تھے۔۔"وہ رو رہی تھیں اور وہ پیار سے مسکرا رہا تھا۔

"میں بے گھر تو نہیں۔۔جانتی تو ہیں آپ!اندر آئیں۔"وہ ان کا ہاتھ تھامتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"میں نے روز تمہیں پکارا ہے۔"وہ بار بار 'امی' پکارتا اور بار بار مائرہ کا دل کسی احساس سے کھل اٹھتا۔

"یہ دیکھیں میں آپ کے لیے کیا لایا ہوں۔"اس نے موتیا کا چھوٹا سا پھول ان کے جانب بڑھایا تو وہ محبت سے پورنم آنکھوں سے مسکرا دیں۔

"یہ تو میرے لیے لایا ہے؟"انہوں نے ڈوپٹے کے پلو سے آنکھیں صاف کر لیں۔وہ اٹھ کر ان کے لیے گلاس میں پانی ڈالنے لگا۔ وجیح نے خود کو کافی فریش محسوس کیا۔آج دل دوبارہ سکون سے بھر رہا تھا۔۔گویا ماں کا چہرہ اس کے زخم بھر دیتا تھا۔وہ ماں کو پکارنے لگا جب اسے احساس ہوا کہ آج پورے دو ماہ بعد وہ ماں کو پکار رہا تھا۔یہ دو مہینے اس عورت کے بنا دو سال تھے۔۔دو سال سے بھی زائد۔۔اسے لگنے لگا تھا کہ اگر اس نے مزید ماں کو نہ دیکھا تو شاید مر جائے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو گلاب پسند تھے؟"اس نے گردن پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے گلاب کی طلب تمہارے باپ سے تھی وجیح۔"وہ ذرا سا مسکرائیں۔۔کچھ ادھورا سا۔۔کچھ زخمی سا۔"تم بغیر خوشبو کا پھول بھی لاتے تو تمہارا لانا ہی اس میں خوشبو ڈال دیتا۔۔مگر تم تو موتیا لے آئے۔"اس کی خوشبو انہیں بہتر محسوس کروانے لگی۔

"میں گلاب لاتا تو شاید وہ مرجھا جاتا۔میں گلاب کا لاناڈیزرو نہیں کرتا۔"گلاس ان کے آگے رکھتے ہوئے اس نے فریج سے آئس کیوبز نکال کر گلاس میں ڈالیں۔

"تمہیں کیوں لگتا کہ تم کسی کے لیے گلاب لاناڈیزرو نہیں کرتے؟تم دنیا ڈیزرو کرتے ہو۔۔میری نگاہوں سے سوچو تو تم بہت اچھا ڈیزرو کرتے ہو۔"وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔مائرہ کا نرم ہاتھ اس کے بالوں میں دھیرے دھیرے رینگنے لگا۔وہ سکون کی ایک لہر تھی جو اس کے پورے وجود میں دوڑی تھی۔ہاں وہ ایک سکون۔۔جو اسے اپنی ماں سے ملتا تھا۔

"مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گے؟میں مر جاؤں گی۔تو جانتا ہے وجیح۔۔تیرے بنا مجھے جینے کی چاہ نہیں رہتی۔مجھے چھوڑ کر مت جایا کرو وجیح۔۔"وہ اس کا ماتھا چومنے لگیں اور وجیح کو لمحے بھر کو لگا اس کا دل رک گیا ہو۔وہ واپس جانے کے لیے آیا تھا مگر۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ اس دنیا میں پہلی انسان ہیں جس کو میری موجودگی سے اس قدر فرق پڑتا ہو۔" وہ ساکت چھت کو تک رہا تھا۔ "میں آپ کو مرنے نہیں دے سکتا۔" ان کا ہاتھ دھیرے سے تھام کر اپنی آنکھوں پر رکھ لیا تھا۔

"تم نہیں جاؤ گے نا؟"

"نہیں جاؤں گا۔" وہ آنکھیں موند چکا تھا۔

"مجھے تنہا تو نہیں کرو گے نا؟"

"نہیں کروں گا۔"

"مجھے تنہائی سے ڈر لگتا ہے۔ تمہارے بغیر زندگی تنہا ہی تو ہے۔" ان کی آواز میں ایک ڈر تھا۔

"میں آپ کو تنہا نہیں ہونے دوں گا۔ میں سب سہہ لوں گا' آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔" اب کہیں جانے کی چاہ نہیں تھی۔ اس کی کائنات اس کے سر کے نیچے تھی۔

"مجھے مرنے تو نہیں دو گے نا؟" وہ اس کے بالوں کو چوم رہی تھیں۔

"میں اپنا مزید برا نہیں چاہ سکتا۔ کون اپنا گلا خود گھونٹنا چاہے گا۔" یہ آخری بات تھی جو اس نے سونے سے قبل کہی تھی اس کے بعد وہ ارد گرد سے غافل آنکھیں موند گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆----

"اسلام علیکم۔"کسی لڑکی کی آواز پر زمل آگے بڑھتے بڑھتے رکی تھی۔اس نے پلٹ کر لاؤنج میں دیکھا۔آج اس گھر میں کافی دنوں بعد کوئی نیا چہرہ دکھا تھا۔

"وعلیکم اسلام۔"اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

"یہ تمہاری مرحومہ تائی کی بھانجی ہے بیٹے۔"عابد صاحب نے اس پیاری سی لڑکی کا متعارف کروایا۔ان کے بتانے کی دیر تھی کہ زمل کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

"تمہارا ذکر سنا ہے میں نے۔۔"اس نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا تھا۔

"کیا واقعی؟"وہ تھوڑا سے جھینپی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"وہ عمر میں اسے خود سے بھی ایک دو سال چھوٹی لگی۔

"ہم ارتج زبیر۔"اس نے بہت نزاکت سے بتایا تو زمل نہال ہو گئی۔

"تم بہت پیاری ہو اور تمہاری آواز بھی۔۔"وہ سانولی سی پر کشش لڑکی زمل کے دل میں اپنی جگہ بنانے لگی۔

"آپ کے بارے میں بہت سنا ہے ہم نے۔۔"سر پر ڈوپٹہ کو اچھی طرح سے لیے ہوئے تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چلو تم یہاں بیٹھو میں آتی ہوں۔"اسے ٹھہرنے کا کہہ کر وہ اوپر غازی کے کمرے میں بھاگی تھی۔دروازہ یونہی کھولنا مناسب نہ لگا تو اس نے زور زور سے کھٹکھٹانا شروع کیا۔

"کیا مصیبت ہے۔۔"اسے ایک جھلانے کی آواز سنائی دی اور لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔وہ اب کی بار بولتے ہوئے دروازہ کھول گئی۔اندر کا منظر اندازے کے عین مطابق تھا۔وہ جھلاتے اٹھ بیٹھا تھا اور بکھرے بالوں سے اب آنے والے کی شکل دیکھ رہا تھا۔"صبح صبح اپنی شکل دکھا کر کر دیا نا میرا موڈ خراب؟"اس نے چڑ کر کہا۔

"بکواس بند رکھو اور نیچے آؤ۔"لبوں سے مسکراہٹ تھی کہ جدا نہیں ہو رہی تھی۔

"کیوں؟تمہاری بارات آئی ہے؟"اس نے موبائل میں ٹائم دیکھا۔"خدا کا خوف کرو ابھی صرف بارہ ہی بجے ہیں۔"

"صبح کے بارہ محترم!اس وقت تک آدھی دنیا اپنے کام نبٹا لیتی ہے۔شرافت سے اٹھ جاؤ ورنہ۔۔"اب کی بار تیز دھمکی آئی تھی۔

"ورنہ؟کیا کرو گی؟دھان پان سی تو ہو میں نے دھکا دیا تو پہلی منزل سے ہی لڑھک کر گراؤنڈ فلور کو سجدہ کر رہی ہو گی۔"وہ اٹھ تو چکا تھا اور اب خود ہی اپنی بات پر ہنس رہا تھا۔"چھٹی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا دن ہے جاؤ یہاں سے۔۔" دوبارہ سونے کا ارادہ کرتے ہوئے وہ ابھی لیٹنے ہی لگا تھا جب پانی کا پورا جگ اس پر الٹا دیا گیا تھا۔وہ کافی دیر تک کچھ نہ کہہ سکا۔بس ساکت بیٹھا رہا۔

"نیچے ایک لڑکی آئی ہے ارتج زبیر! میں نے کہا ہے اسے کہ میں نے اس کا ذکر کسی کے منہ سے بہت سنا ہے۔اب بتا دیتی ہوں کہ کس کے منہ سے سنا ہے۔" وہ ہونہہ کرتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی تھی جب بجلی کی تیزی سے وہ بستر پر کھڑا ہوا تھا۔

"وہ یہاں کیسے آئی؟" زمل نے کندھے اچکائے۔

"تمہیں آنا ہے تو آ جاؤ۔" وہ چلی گئی تھی اور غازی کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔وہ فریش ہو کر جلدی سے نیچے آیا تھا۔

"تم جانتی ہو ارتج مجھ سے تمہارا ذکر کون کرتا تھا؟" اس کی موجودگی بھانپتی ہوئی وہ جان کر بولی۔

"کون؟" زمل نے اسے لوازمات پیش کیے تھے۔

"زمل مجھے ذرا تم سے بات کرنی ہے ادھر کو آنا۔" غازی کا حلق خشک ہوا۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔مجھے تمہاری خالہ زاد بہت اچھی لگ رہی ہے۔" وہ بھلا اس کی انسکیورٹی کا فائدہ کیسے نہ اٹھاتی۔غازی نے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کیسے آئیں ویسے اریج؟"اب کی بار اس نے خود مخاطب کیا۔

"خالو اور بھائی کے ساتھ۔بھائی کسی کام سے گئے ہیں وہ شام تک لوٹیں گے۔"اسے دیکھ کر وہ کچھ سمٹی تھی۔جانے وہ پہلے سے سرخ ہو رہی تھی یار خسارا ابھی سرخ ہوئے تھے۔غازی نے کوئی جواب نہیں دیا اور بغیر کچھ کہے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"غازی تمہارا بہت ذکر کرتا ہے۔"زمل کا کہنا تھا کہ غازی کا دل ڈوب کے ابھرا۔اب کی بار اس نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔وہ کچھ شرما سی گئی۔بہت سیدھی سادھی خاموش سی لڑکی تھی۔

"زمل تمہیں نیند آرہی ہے یہاں سے جاؤ۔"اس کی گھمبیر آواز کچھ سختی سے مزید گھمبیر ہوئی۔

"لو میں نے کوئی جھوٹ کہا کیا؟"وہ بھی کم نہیں تھی۔

"آپ ان کی اچھی دوست ہیں؟"یہ سوال اس نے یکدم پوچھا تھا کہ غازی بھی ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔زمل نے مسکراہٹ چھپائی۔

"ہاں میں اس کی کزن ہوں اور بالکل بہنوں کی طرح ہوں۔تمہیں مجھ سے کبھی پریشانی نہیں ہوگی۔"وہ بات مکمل ہی کر رہی تھی جب عابد صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خیریت ہے یہ رات کا الواتنی صبح کیسے اٹھ گیا۔" وہ طنز کرنے سے کبھی نہیں چوکتے تھے۔غازی نے انہیں گھورا۔

"عابد صاحب میرے صبر کا پیمانہ اٹھتے ہی لبریز ہو رہا ہے 'میری زندگی پر حکومت کرنے کا حق نہیں ہے آپ کو۔۔" شاہ ویز بھی تب ہی سیڑھیاں اترتا ہوا لاؤنج میں آیا تھا۔

"میں یہ حکومت اپنی اریج کو سونپ رہا ہوں۔پھر وہ کرے گی۔۔" وہ شرارتاً مسکرا رہے تھے۔

"ارے واہ آج تو اریج بھی آئی ہوئی ہے۔" لہجہ خوشگوار ہوا۔غازی نے ٹی وی کا رموٹ ماتھے پر مار کر اپنے برے وقت پر ماتم کیا۔

"دیکھو ہماری بہو تو اریج ہی بنے گی۔کیوں بیٹی؟" انہوں نے زمل کو بھی شامل کیا۔البتہ اریج تھی جو بار بار شرما رہی تھی۔

"مجھے سچ میں بہت پسند آئی۔" وہ تو گفتگو سے ہی بے پناہ لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"ارے ہماری اریج تو اتنی معصوم ہے 'کسی دن چائے میں بھی تیزاب ڈال کر دیدے ہمارے غازی کو۔۔تاکہ جتنا گند غازی کے اندر بھرا ہے سب دھل جائے۔" شاہ ویز قہقہہ لگا کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہنس دیا تو زمل نے بھی منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔غازی بھی کیا ہی کرتا'دانت پیسے بیٹھا رہا۔اس کی سانسیں ہی اٹک گئیں۔

"بہت ہی گھٹیا مذاق تھا'مجھے پسند نہیں آیا!"اس نے سنجیدہ لہجہ اپنایا۔

"حالانکہ ایمان سے مجھے تو بہت پسند آیا۔"عابد صاحب تو خوب انجوائے کر رہے تھے۔ غازی نے انہیں بے بسی سے گھورا۔اس نے اریج کو ترچھی نگاہوں سے دیکھا جو سب کی باتوں سے شرمائی فرش تک رہی تھی۔جانے کیا سوچ رہی ہو گی اس کے بارے میں۔۔

"بلاوجہ مجھے اس کے سر پر کیوں تھوپ رہے ہیں آپ؟میں پسند نہیں آؤں گا اسے۔" اس نے چینل بدلا۔

"کیا غازی تمہیں پسند ہے اریج؟"زمل نے اچانک ہی پوچھ لیا تو وہ بوکھلا گئی۔اب سب اس کی جانب دیکھنے لگے حتیٰ کہ غازی نے بھی کان ادھر ہی کر لیے۔

"کک۔کیا مطلب؟"

"سادہ سا تو سوال ہے اریج!جواب دے دو۔چاہے ریجیکٹ کر دو ہمارے لڑکے کو۔۔" شاہ ویز اس کے سامنے آ بیٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"برے تو نہیں ہیں وہ۔۔" وہ جلدی سے بولی پھر خود ہی آنکھیں حیا سے میچ گئی۔ سب ہنسنے لگے جبکہ غازی اسے تکنے لگا۔

"میں اس گھر میں ایک لڑکی کی موجودگی مس کرتی ہوں۔ تم آج سے ہر ویک اینڈ ہمارے ساتھ گزارنا ارتج!" زمل نے اس سے خواہش کی تھی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔

---☆☆☆---

شہر کے وسیع کیفے میں بیٹھ کر گلاس وال سے شام کی دھوپ کے مزے لینا بھی کمال ہی تھا۔ اس نے واچ اتار کر میز پر رکھی اور آستین کے کف فولڈ کرنے لگا۔

"پتا نہیں۔۔" اس نے وجیح کو دیکھا اور کافی کا کپ تھاما۔

"تم پاگل ہو مراد۔" وجیح نے بمشکل گہری سانس بھری۔

"تم جانتے ہو میں کیا میں سوچتا ہوں۔"

"تم سے اب کوئی بعید نہیں تم کچھ بھی سوچ سکتے ہو۔" وجیح نے پاؤں پر پاؤں جمایا۔ حلانکہ اس وقت ان دو لوگوں کے دلوں میں دو کہانیاں تھیں۔۔ دو مختلف ایک جیسی کہانیاں۔۔ شاید مختلف۔۔ جس سے ہر کوئی لاعلم تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شاید کل یا پرسوں۔۔شاید پرسوں کے بعد۔۔یا شاید آنے والے سالوں میں اس شہر کی ان گنت سڑکوں میں سے کسی ایک سڑک پر وہ مجھے غیر ارادی طور پر یوں بے فکر چلتی پھرتی نظر آجائے تو میں سوچوں گا کہ کتنی بے خبر اور بے فکر لڑکی ہے کہ فکر میں آدھا ہوا اور محبت میں پورا ہوئے شخص کی دنیا ہلا گئی۔"اس کے الفاظ کا سحر تھا جو ویج کے لبوں پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔

"تم لاحاصل کے پیچھے بھاگ رہے ہو مراد۔"اس نے ویج کو کہتے سنا تو ہنس پڑا۔

"زندگی یہی ہے دوست! لاحاصل کے پیچھے بھاگنا مگر لوگ کہتے کہ لاحاصل حاصل ہو جائے تو پھر دل میں کوئی چاہ نہیں رہتی اور حاصل ہو جانے والی چیزوں کی کوئی قدر نہیں ہوتی مگر جانتے ہو میں ایسا نہیں سوچتا۔میں سوچتا ہوں کہ۔۔لاحاصل حاصل ہو جائے گا تو کیسا محسوس ہو گا؟جب وہ ساتھ میں ہو گا'پاس میں ہو گا تو دل اس لمحے پر ہزاروں بار قربان ہو گا۔ میں ہر ان لمحوں کو سوچتا ہوں جب وہ حاصل ہو گی۔میں جب سو کر اٹھوں گا تو اپنی جیت پر خوش ہوں گا۔جو یہ کہتے ہیں کہ حاصل ہونے والی چیزوں کی کوئی قدر نہیں ہوتی تو بکواس کرتے ہیں۔۔ان کی قدر تو بڑھ جاتی ہے۔ان سے محبت بھی بڑھ جاتی ہے ویج۔"وہ کسی حسرت سے تک رہا تھا۔ویج اسے بے حد خاموشی سے تک رہا تھا۔اگر وہ زمل سے نہ ملا ہوتا تو شاید اس کو مراد کے یہ جذبات بہت فرضی لگتے۔۔اوہ یہ لڑکی!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم حالات کو اپنی مرضی سے موڑنا چاہتے ہو مگر زندگی ماں کی محبت کی طرح نہیں ہوتی کہ جس کی خواہش کرو پلیٹ میں رکھ کر مل جائے۔" لبوں پر خاموش سی ایک مسکراہٹ تھی۔

"یوں نہ تھا، میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے۔" اس کے جواب پر وہ فیض کا کلام پڑھتا ہوا بمشکل پورا مسکرایا۔

"تو پھر اب؟"

"کچھ نہیں۔۔ میں ان دنوں کا انتظار کروں گا جب وہ مجھے دوبارہ نظر آئے گی۔ میں دوبارہ اس سے محبت کروں گا' پھر وہ مجھے چھوڑ جائے گی۔ وہ کھو جائے گی پھر میں دوبارہ ان لمحوں کا انتظار کروں گا جب وہ مجھے حاصل ہو گی۔ میں محبت کرتا جاؤں گا' وہ مجھے چھوڑ کر جاتی رہے گی' وہ کھوتی رہے گی۔" وہ وجیح کی گول انگھوٹی سے کھیل رہا تھا اور وجیح اس کی باتوں پر محض اسے بے بسی سے تک ہی سکتا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔ مراد دیوانوں کی سی باتیں کرتا تھا۔

"وہ میری کچی عمر کی پکی محبت ہے وجیح! تم مجھ سے کچھ اور کیا ہی ایکسپیکٹ کرو گے۔ مجھے خود سے سدھرنے کی امید نہیں ہے۔" وہ ہنسنے لگا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا لڑکا برباد ہے۔" وجیح ہنس دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اپنا بتاؤ۔"

"میں کیا اپنا بتاؤں۔"

"کیسی گزر رہی ہے زندگی؟"

"زندگی گزرتی کہاں ہے۔۔ گزارنی پڑتی ہے۔کاٹ کاٹ کر وقت گزارنا پڑتا ہے۔ خیر میرا انیا سیٹ اپ بہت کمال ہے۔ میں چاہوں گا تم آؤ۔بس آج کل وہیں بزی ہوں اور سچ مانو تو بہت ہی زیادہ مصروف ہوں۔" وہ ابھی بھی آفس سے اپنی میٹنگز چھوڑ چھاڑ کر اس کی ایک کال پر آیا تھا۔سیاہ کالر والی شرٹ اور سیاہ کوٹ۔۔وہ بلا کا کمال شخص تھا۔ان دونوں کی دوستی بہت خوبصورت تھی اور جب ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوتا تو وہ دونوں زندگی کو درمیان میں لا کر اس پر ڈسکشن کرتے۔نئے تجربے نیا کام۔۔وہ آج کافی دنوں بعد اپنے یونیفارم میں موجود تھا۔کلائی میں سلور واچ اور بازوؤں کی ابھرتی رگیں اس کی پرسنلٹی پر سوٹ کرتی تھیں۔

یہ شام بھی عام شام تھی۔۔ مگر نجانے کیوں خاص تھی۔شاید آج بہت ساری باتیں تھیں اور بہت سارے موضوع۔۔ونیج آج کافی دنوں بعد بہت زیادہ بولا تھا۔ان دو مہینوں میں یہ تیسری بار تھا۔پہلی بار زمل کے ساتھ جب وہ وہ اسے لے کر بک فیسٹیول گیا تھا،دوسری بار تب جب وہ گھر اپنی ماں کے پاس لوٹا تھا اور تیسری بار وہ مراد کے آگے اتنا بولا کہ مراد کو حیرانی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوئی۔ وہ ہر ہر بات کر رہا تھا۔ دنیا کی، تجربوں کی۔۔اور ہر بات مراد کو اسے توجہ سے سننے پر مجبور کر رہی تھی۔

---☆☆☆---

اگلے اتوار کو اس نے خلاف معمول ارتیج کو مخاطب کیا تھا۔ جانے اسے کیا سوجی تھی۔۔ بلکہ وہ تو اس کو پکارنے کا بھی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ یہ غازی تھا۔۔ دماغ میں شیطانیت تو پیدا ہونے سے پہلے ہی بھری تھی۔

کرنے میں وہ ماہر رہ چکا تھا۔(manipulate) "تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو؟" وہ پوچھ رہا تھا۔ گویا دلچسپی سی۔۔ مینوپلیٹ

"ہم؟" وہ ہر بار یوں ہی بوکھلاتی تھی۔

"کتنی لڑکیاں مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہیں ارتیج؟" اس نے میٹھا طنز کیا۔

"کیا مطلب؟"

"یہ 'ہم' کیوں کہتی ہو؟ میں کہا کرو۔"

"ہمیں عادت ہے۔" وہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔

"اچھا بتاؤ کیا واقعی تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں آپ نہیں کرنا چاہتے؟" وہ کچھ جھینپ سی گئی۔

"میں کیوں نہیں کرنا چاہوں گا جب ایک سیدھی سادھی بھول بھالی لڑکی مجھ جیسے گھٹیا اور برے کاموں میں ملوث کی زندگی میں بہاریں ڈالنا ہی چاہتی ہے تو پھر بھلا بتاؤ میں کیونکر انکار کروں گا۔" وہ خاصا سیلف آبسیسڈ بندہ اپنی جان کر برائیاں کر رہا تھا۔

"برے کام؟ آپ کیا کرتے ہیں؟" گھبرانا تو بنتا تھا۔

"میں لڑکیاں کڈنیپ کرتا ہوں۔" وہ مسکرایا کیونکہ جتنی معصوم وہ تھی 'شاید یقین بھی کر لے۔

"لڑکیاں؟ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں کیا؟" اسے واقعی یہ بے تکا مذاق لگا۔

"ہماری کب سے اتنی دوستی ہو گئی کہ میں نے تم سے مذاق کرنا بھی شروع کر دیا؟ اور پھر مجھ میں کچھ جسمانی مسلہ بھی ہے۔" وہ سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

"ہائے کیا ہے آپ کو؟" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"ذرا زور سے بولو سنائی نہیں دیا مجھے۔۔" وہ چہرہ نیچے کرتے ہوئے ذرا کان پاس لایا۔

"میں کہہ رہی ہوں کہ کیا مسلہ ہے آپ کو؟" اب کی بار ارتج نے بھی صفائی سے کہا۔

"کیا کہا؟" وہ پھر سے تھوڑا قریب ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مسلہ ہے آپ کو غازی؟" کاش وہ چلا سکتی۔

"مجھے سنائی نہیں دیا ذرا زور سے کہو۔" اس نے دوبارہ کان کی طرف اشارہ کیا تو وہ کان میں چیخ اٹھی۔

"میں کہہ رہی ہوں کیا مسلہ ہے آپ کو!!" اس کی چیخ غازی کے کان کے پردے پھاڑ گئیں۔ وہ دل ہی دل میں لا حول پڑھ گیا۔

"تمہیں اب بھی سمجھ نہیں آیا مجھے کیا مسلہ ہے؟" اب کی بار غازی نے بھنویں اچکائی تھیں۔

"کیا مطلب؟" وہ الجھ گئی۔

"مجھے سننے کا مسلہ ہے ارتج! مجھے سنائی نہیں دیتا۔" اگر شاہویز کھڑا ہوتا تو اپنے دشمنوں کو اس کی اس "مہا بے غیرتی" پر قربان کر دیتا اور مراد؟ مراد تو اپنے والی نسلوں کی بھی گالیاں اس پر وار دیتا۔

" سننے کا مسلہ ہے آپ کو؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ پچھلے ہفتے تو میں نے کوئی بھی چیز ایسی محسوس نہیں کی۔" وہ حیران تھی۔۔ یا شاید فکر مند۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیوانی لڑکی وہ تو میں لپس ریڈنگ کرتا ہوں۔ جن لوگوں میں یہ کمی ہوتی ہے وہ لپس ریڈنگ میں ماہر ہوتے ہیں۔ پچھلی بار تمہیں اسی لیے محسوس نہیں ہوا۔" اب تو پکا وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہے گی۔

"خیر یہ کوئی اتنا بڑا مسلہ نہیں ہے۔" وہ اس کے ہوش اڑا گئی۔

"بڑا مسلہ نہیں ہے؟ تم کسی بہرے سے یونہی شادی کر لو گی؟" اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

"بہرے ہیں خدا نخواستہ کوئی اور عیب نہیں ہے۔"

وہ اسے تکتا رہ گیا۔ بے بسی سے گھورتا رہ گیا۔ اس لڑکی کو اس کا عیب نہیں دکھ رہا تھا؟ حد ہو گئی! ٹھنڈی سانسیں لیتا وہ باہر نکل گیا کہ یہ ٹرک اس پر بالکل کام نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆---

جہانگیر خان کی انا آسمان تک چھو گئی تھی جب انہوں نے بیٹے کو گھر میں دیکھا تھا۔ آج ایک مسکراہٹ تھی جو ان کے لبوں سے دور ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔ جیت کی مسکراہٹ۔۔ اکڑ کی مسکراہٹ۔۔ ویج رات نو بجے سو کر اٹھا تھا۔ کھانے کے لیے پتیلیوں کے ڈھکن اٹھائے تھے مگر اسے اپنے مطلب کا کچھ سمجھ نہ آیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوٹے صاحب میں کچھ دے دوں؟" کچن کی ملازمہ نے اس سے پوچھا تھا مگر وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

"مجھے کھانا نہیں کھانا۔ تم فریج سے بریڈ لے کر آؤ۔" اس نے ٹوسٹر کا پلگ آن کیا اور جیم نکالنے لگا۔

"اسے ٹوسٹر میں ڈال دوں؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ ونیج اپنے کام خود کرتا ہے۔

"نہیں رمشہ۔۔" وہ ایک چھوٹی لڑکی تھی۔ "میں کر دوں گا۔ تم کھاؤ گی؟" وہ جس طرح نیچے اترتا تھا اور کچن کی طرف آتا تھا وہ چھوٹی لڑکی اس کے آگے پیچھے گھومنے لگتی تھی۔

"نہیں نہیں۔۔" وہ جھینپ گئی۔

"میں دو مہینے کیا دور رہا تم نے مجھے چھوٹے صاحب دوبارہ سے بلانا شروع کر دیا؟" بریڈ بن چکے تھے اور اب وہ ان میں جیم لگا رہا تھا۔

"سوری ونیج بھائی۔" وہ شرما گئی۔

"اور تم نے تکلف بھی شروع کر دیا ہے۔" وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ صرف مسکرا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی کھاؤں گی دو بریڈ۔" وہ جلدی سے بولی تو وہ مسکرا کر رہ گیا۔اس کے آگے دو جیم لگے بریڈ رکھ کر ویج نے اپنی پلیٹ بھی ریڈی کی۔

"خالی کیسے کھاؤ گی ٹھہرو میں تمہیں گرم دودھ دے دوں۔" اس نے جلدی سے تھوڑا دودھ نیم گرم کر کے اس کے آگے گلاس میں رکھا تو رمشہ کی آنکھیں چمکیں۔

"تھینک یو ویج بھائی۔" وہ وہیں سلیپ کے ساتھ رکھی چیئر پر بیٹھ گئی۔ یہ کچن بھی ایک محل جتنا کم نہیں تھا۔ وہ اپنی پلیٹ بنا کر اس کے ساتھ ہی سامنے بیٹھ گیا۔

"تمہارے امتحان ہونے والے تھے نا۔ کیا بنا ان کا؟"

"وہ تو کب کے ختم بھی ہو گئے۔ رزلٹ بہت اچھا آیا تھا۔ میں پاس ہو گئی۔" وہ امپریس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"دو مہینے میں رمشہ بڑی ہو گئی۔ واؤ۔" وہ اس کی تعریف کر گیا تو وہ پھر شرما دی۔

"کہاں گئی خودداری؟" وہ چائے کا گھونٹ بھرتے ہی بریڈ کا بائٹ لینے لگا تھا جب اس نے وہ آواز سنی جو بالکل پیچھے سے آ رہی تھی۔ رمشہ ڈر گئی۔ "تمہاری ماں تو کہہ رہی تھی کہ میرا بیٹا بڑا خوددار ہے۔ رو رو کر کہہ رہی تھی کہ واپس نہیں آئے گا' اس ایک تھپڑ کے بعد تو دہلیز پر قدم بھی نہیں رکھے گا۔" وہ تمسخرانہ انداز میں کہتے ہوئے ہنسے۔ ویج کا دماغ ماؤف ہوا۔ جہانگیر

خان کی پرسنلٹی کا ہی یہ رعب تھا کہ رمشہ اپنی جگہ سے بھی نہ ہل سکی۔اس نے رمشہ کو دیکھا جو اس کے باپ کی آواز پر کانپ اٹھی تھی۔جو اسے باپ کے ہاتھوں ذلیل ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"یہ جتانے آپ کچن تک آگئے؟"بہت کچھ چاہ کر بھی وہ زیادہ نہ بول پایا۔

"ہاں دیکھنے آیا ہوں کہ جس اکڑ میں اس دن دہلیز پار کی تھی لگ تو نہیں رہا تھا شہزادہ پلٹے گا۔دو مہینے دور رہ کر اتنا تو احساس ہونا ہی چاہئے کہ شہرت اور پیسہ کتنی بڑی چیز ہے۔جہاں پر بھی اور جیسے بھی رہ رہے تھے یا جس نے بھی تمہیں اپنی جگہ دی ہو گی وہ میری پہچان کی وجہ سے دی ہو گی۔شہرت ایسے کام آتی ہے۔"انہیں اسی بات کا زعم تھا۔

"میں اپنی ماں کی وجہ سے لوٹا ہوں۔اس شہرت کی وجہ سے نہیں۔مجھے کسی شہرت کا شوق نہیں ہے اور نہ میں۔۔"وہ مزید کچھ کہتے کہتے رکا۔"رمشہ تم یہاں سے جاؤ۔پلیٹ بھی لے جاؤ کوارٹر۔"اس نے بچی کو بھجوانا چاہا جس کی رنگت سفید پڑتی جا رہی تھی۔اس کے جانے کے بعد اس نے گہری سانس لی۔

"کتنے ہڈ دھرم ہو نا تم۔۔"انہوں نے کسی خار سے اسے دیکھا تو وہ اپنی پلیٹ وہیں چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔اس پورے پانچ منٹ میں پہلی بار مڑ کر وجیح نے ان کا چہرہ دیکھا تھا۔۔اور وہ چہرے کے تاثرات جوان کے چہرے کا حصہ تھے۔سر درد سے پھٹنے لگا۔وہ صرف ایک عورت کی وجہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے رکا ہوا تھا۔۔ایک عورت جو اس کے پاؤں کی زنجیر کی مانند تھی۔اس نے کھانا وہیں چھوڑ کر کچن سے باہر کی راہ لی اور کمرے میں بڑھ گیا۔

---☆☆☆---

وہ ششدر ہوا تھا جب اس نے ماں کی کہنیوں کی جانب وہ گہرا نیلا زخم دیکھا۔

"یہ کیا ہے؟ کیسے ہوا؟"اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔اس نے آستین اوپر کرنا چاہا۔

"نہیں کچھ نہیں ہے۔"ان کی چال میں ایک عجیب تیزی آئی انہوں نے آستین نیچے کرنے چاہے۔

"کیا کچھ نہیں ہے؟اتنا بڑا نیل پڑا ہوا ہے کیا ہو گیا ہے؟"اس نے ماں کو ہاتھ نہ چھوڑنے دیا۔

"گر گئی تھی وجیح میں!"انہوں نے ہاتھ کھینچنا چاہا۔

"گر گئی تھیں یا۔۔"وہ کہتے کہتے رکا۔اس نے ان کی آنکھوں جھانکا۔وہ بار بار پلکیں جھپک رہی تھیں۔

"پاگل ہو گیا وجیح۔تم کیا سمجھ رہے ہو مجھے کیسے لگی؟"انہوں نے ہاتھ چھڑا کر ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔وجیح نے ان کی آنکھوں کو دیکھا جن کا چین اڑ چکا تھا۔وہ بار بار جھپک رہی تھیں اور

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ونیج سب کچھ سمجھ چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب جب وہ بات چھپایا کرتی تھیں یونہی پلکیں اتنی جلدی جلدی جھپکنے لگتیں۔

"تو کوئی ایسی وجہ دیں جس سے میں یقین کر سکوں۔" اس کا لہجہ سخت ہو چکا تھا۔

" گر گئی تھی میں سیڑھیوں سے۔۔ ہاں تمہارا باپ جیسا بھی ہو مگر تمہیں اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچنا چاہیے۔" وہ اٹھ کر سامنے سے ہی چلی گئیں اور ونیج گہری سانس بھر تا رہ گیا۔ وہ آج واقعی اس سے خفا ہو گئی تھیں۔

---☆☆☆---

"تم محلے کی پھپھو ہو کیا؟ ہر کسی کی محبوبہ سے ملنا چاہتی ہو۔ پہلے ارتج سے ملنے کا شوق تھا اب شاہویز کو رباب سے ملوانے پر زور دے رہی ہو۔" جب سے اس نے ارتج سے وہ بات کہی تھی غازی زمل سے کچھ چڑ سا گیا تھا۔

"میں تو بس انتظار کر رہی ہوں کہ کب تم لوگوں کی بیویاں اس گھر میں آئیں گی تو رونق لگے۔ اکیلی لڑکی ہونے کے کوئی فائدے نہیں۔" اس نے منہ بسورا۔

"تم شادی کر لو۔ ہم تمہاری شادی پانچ بہنوں کے اکلوتے بھائی سے کروائیں گے۔ پتا نہیں تمہیں اس گھر میں لڑکوں کی تعداد کیوں کھلتی ہے؟" وہ منہ بنا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں ابھی آفس سے آیا ہوں محترمہ زمل فرحان اعوان صاحبہ! آپ کو میرا دماغ خراب کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔" شاہ ویز نے اسے احساس دلایا تھا۔ ایک ہاتھ سے اپنا کوٹ کمر پر پکڑے وہ اسے بہت دھیان سے احساس دلا رہا تھا۔ براؤن بال کچھ آنکھوں پر آرہے تھے۔ وہ لمبا چوڑا اس حلیے میں بھی اچھا لگ رہا تھا۔

"مگر تم رباب سے کب ملواؤ گے؟" اس نے چاہ سے پوچھا تھا اور شاہ ویز کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"اس کا بار بار نام نہ لیا کرو میں بار بار نہیں مسکرا سکتا۔"

"تم اس سے اتنی محبت کرتے ہو؟" زمل ہنس پڑی۔

"تم کیا جانو زمل! وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔" وہ خود ہی ہنستا ہوا اوپر کی جانب بڑھنے لگا۔ "میں ملواؤں گا تمہیں۔۔ میرے دل کا نرم گوشہ ہے وہ۔" وہ اس کی باتیں کرتا تھا تو آنکھیں چمکنے لگتی تھیں۔ وہ اسے سوچتا تھا تو ذہن ترو تازہ ہو جاتا تھا۔ وہ اس کے لیے ایک خوبصورت احساس کے مانند تھی۔ زمل اس سے قدرے امپریس ہوئی تھی۔ وہ رباب کو خوشنصیب عورت سمجھنے لگی جس کے پیچھے ایک اچھا خاصا مرد دیوانہ ہو گیا تھا۔ غازی کو شرم آگئی تھی البتہ زمل کھلکھلا رہی تھی۔ اسے اچھا لگا تھا شاہ ویز کا اپنی پسندیدہ عورت کے لیے یوں حساس ہونا!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆☆☆---

زندگی لفظ کے معنی سب کے لیے مختلف ہے۔ زمل ٹھیک کہتی تھی۔۔ کوئی بھی شخص نہ مکمل خوش ہو سکتا ہے اور نہ مکمل غمگیں! خوشی اور غم کی اہمیت کو گھٹانے میں ہمارا اختیار ہوتا ہے۔ ہم ہوتے ہیں جو چاہیں تو زندگی سنوار دیں چاہیں تو برباد کر دیں۔ وہ آج کل ان نظریوں کو بے حد گہرائی سے سوچ رہا تھا۔ اس سب کے بعد وجیح نے خود کو برا کہنا چھوڑ دیا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ کوئی بھی انسان اچھا یا برا نہیں ہوتا۔۔ ہم بس اچھا یا برا کرتے رہتے ہیں۔ اس نے اس بے وقوف سی لڑکی سے یہ باتیں امید نہیں کی تھیں مگر وہ عقل مند تھی۔ آج جانے کیوں جب اتنے دنوں بعد مائرہ نے اس کے آگے شادی کا نام لیا تو وہ اسے یاد آئی۔۔ پہلی بار اس نے اس بارے میں گہرائی سے سوچا۔ پہلی بار وہ زمل سے ڈر گیا۔ پہلی بار اسے محسوس ہوا کہ وہ اس لڑکی کے سامنے کمزور ہے۔ وہ دنیا کے سامنے سخت مزاج شخص اس کے آگے سٹپٹا جاتا تھا۔ شاید اس کی باتیں اسے ایکسپوز کر دیا کرتیں تھیں۔ پہلی بار اس نے لیپ ٹاپ پر زمل کی آئی ڈی سرچ کی۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا وہ اپنی فیڈ پر کیا پوسٹ کرتی ہے۔ بے فکری میں کب فالو کا بٹن دبا اس کی سانسیں اٹک گئیں۔ جلدی سے ان فالو دبا کر وہ دعا کرنے لگا اسے نوٹیفکیشن نہ جائے۔ موبائل بند کر کے وہ سنگھار میز کے آگے آ کھڑا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کل زمل کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں۔" اماں نے کمرے کا دروازہ کھول کر خوشی کے مارے بتایا۔ اب اسے سمجھ آیا کہ آج کل دماغ میں صرف زمل ہی کیوں پھنسی تھی۔ مائرہ چوبیس گھنٹوں میں روزانہ پانچ گھنٹے اس کا نام وجیح کے گرد لیتی تھیں۔ اس نے گہری سانس بھری۔

"شوق سے جائیں۔" وہ بالوں پر برش پھیرنے لگا۔

"تم بھی چلو۔"

"نہیں۔۔ مجھے عورتوں کی گیدرنگ میں بیٹھنے کا شوق نہیں ہے اور نہ مجھے شاپنگ بیگز پکڑنے کا شوق ہے۔" وہ خود پر کلون چھڑکتا ہوا کوٹ پہننے لگا۔

"اچھا؟ کتنے بورنگ ہو۔ کہاں جا رہے ہو؟"

"اماں صبح نو بجے ایک ہٹا کٹا مرد کہاں جا سکتا ہے؟" اسے حیرت ہوئی۔

"او اچھا آفس جا رہے ہو۔ چلو حفاظت سے جاؤ۔" وہ ذرا سا مسکرائیں تو وہ ماں کا گال کھینچتا باہر نکل گیا۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آٹھ مہینے بعد وہ ابی سے ملی تھیں۔ البتہ جب وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے جہانگیر کی بے جا مصروفیت کا بہانہ دیا حالانکہ انہیں خبر تھی کہ یہاں موجود کوئی بھی شخص ان کے اس بہانے پر مطمئن ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔

"پھپھو آتے رہا کریں نا۔" زمل نے انہیں کسی چاہ سے کہا تھا۔

"میرے لیے بہت مشکل ہے یوں آنا۔۔ تمہارے پھوپھا کی روٹین بہت خراب ہے۔ وہ کبھی جلدی گھر آجاتے ہیں کبھی دیر! میرے ہاتھ کے کھانے کے علاوہ کسی کا کھانا نہیں پسند انہیں۔۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر جہانگیر کی طرفداری کر رہی تھیں۔ ویج جو ماں کو لے کر آیا تھا انہیں کی بات پر طنزیہ مسکرایا۔ عورت بھی اللہ نے کیا چیز بنائی ہے۔ نازک، پیاری اور حساس! وہ اپنے شوہر کی ہر خامیاں چھپاتے ہوئے ان خوبیوں کا ذکر کر رہی تھیں جو ان میں تھیں ہی نہیں! "تم آیا کرو نازمل! جہانگیر کا دوسرے شہر میں دورہ ہے۔ تم رہنے آجاؤ۔ پھر میں تمہارے ساتھ زیادہ وقت گزار سکوں گی۔" ان کی یہ خواہش سنتے ہی ویج دونوں بھنویں اچکاتا ہوا حیرانی سے اٹھ کر پیچھے سے نکل گیا۔ اماں بھی اس کے لیے مشکل کھڑی کر رہی تھیں۔ ایسا نہ ہوا سے آنے والے دنوں میں سڑک پر سونا پڑے۔ بھلا بھاگ بھاگ کر وہ اس سے دور کتنا ہی فاصلہ رکھ سکے گا۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ لو شاہ ویز۔۔"ایک وہی چھپتی شوخ آواز۔۔وہ بغیر دیکھے اس کی موجودگی بھانپ گیا۔

"چچی آئی ہیں۔"غازی نے بتیسی پوری دکھائی تھی۔

"شٹ اپ غازی!"مراد کسی بے کار بات کے موڈ میں نہیں تھا۔اس نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا مگر زوبیہ سے پوری امید تھی کہ وہ اس کے پاس آئے گی۔

"ارے وہ تو چلی گئی۔"غازی کا حیران کن لہجہ اب کی بار مراد کو متوجہ کر گیا۔وہ بھی حیران ہوا تھا مگر شکر کے ورد پڑھ گیا۔اچھا ہوا چلی گئی۔

"یہ آپ کے لیے میٹھے کا پیالہ بھجوایا ہے۔"شاہ ویز نے میٹھے کا پیالہ مراد کے سامنے ٹیبل پر رکھا۔وہ خود بھی ساتھ کرسی پر بیٹھ کر موبائل یوز کرنے لگا۔کچھ دیر مراد تکتا رہا مگر جیسے ہی غازی نے چمچ اٹھایا ویسے ہی مراد نے پوری ٹرے اٹھا کر باہر کی راہ لی۔غازی کا منہ کھلا رہ گیا۔

"ایک بائٹ تو لینے دو۔"اس کی آواز کو نظر انداز کرتا وہ گیراج سے باہر نکلتا ہوا گیٹ کے باہر بڑھا۔اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔اعوان ہاؤس کے بالکل سیدھے ہاتھ برابر والے گھر پر اس نے کھٹکا دیا تھا مگر پھر کریم صاحب کو اپنی کیاری کے پودے تراشتے دیکھا تو ٹھہر گیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے برخوردار! تم یہاں؟ خیریت ہے؟" وہ خوشگواریت سے کہتے ہوئے اس کے پاس آئے۔ان کی دیوار کافی چھوٹی تھیں۔پہلے گھر کا گارڈن کا حصہ آتا تھااور پھر اندر گھر کا دروازہ۔مراد نے اوپر سے ہی ٹرے تھمائی۔

"اپنی بھانجی کو سمجھائیں مجھے اس کے بدمزہ کھانوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔"اس نے غصے سے کہا تھا۔

"ہاں بالکل کریم انکل! چاچا بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" جانے غازی وہاں کیسے آدھمکا تھا۔

"لو اتنی سگھڑ بچی ہے ہماری!"انہوں نے بھی ٹرے تھام لی تھی۔"برخوردار نصیب چمک جائیں گے تمہارے!"

"نہیں چمکانے مجھے اپنے نصیب!"اس نے دانت پیسے۔"اس کو سمجھا دے گا کہ اپنے کھانے ابی سے دور رکھے!"

"بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے مراد۔ ہمیں نہیں پسند زوبیہ کے ہاتھ کھانے۔۔"غازی کیسے پیچھے رہتا۔"میٹھے میں اتنی چینی اور سالن میں اتنا نمک! جیل نہیں ہے یہ اعوان ہاؤس جو قیدیوں کو یہ کھانا کھلایا جائے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمیں تو بس تمہاری شادی کی پرواہ ہے بیٹے۔۔" وہ بھی جتنے معصوم بن سکتے تھے بن کر بول دیے جبکہ مراد کا دماغ پھٹنے کو ہوا تھا۔

"مجھے نہیں کرنی شادی میری جان بخش دیں کریم صاحب!" اس نے اب کی بار ہاتھ جوڑے تھے اور چلا گیا تھا۔

"اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے تو نہیں جانے دوں گا۔" وہ بھی اپنے نام کے تھے۔

"ویسے ذرا یہ ٹرے سے میٹھے کی پلیٹ پکڑائیں۔ میں ذرا چکھ کر دیکھوں۔" غازی دبک کر ان سے پلیٹ لینے لگا۔ کریم صاحب کا منہ کھلا رہ گیا۔ کہاں یہ شخص اتنی بڑی باتیں کر کے مراد کا ساتھ دے رہا تھا۔ وہ بھی کچھ نہ بولے کہ بھتیجا تو آخر مراد کا ہی تھا۔

"تم تو کہہ رہے تھے چینی بہت زیادہ ہوتی ہے؟ رہنے دو میاں کہیں تو شگر ہی نہ ہو جائے۔" انہوں نے چشمہ کچھ نیچے کر کے طنز کیا۔

"ارے نہیں وہ ذرا آج کل مراد کام کی وجہ سے غصے میں ہی رہتا ہے ورنہ ہماری زوبیہ کے ہاتھ کا میٹھا اسے بہت پسند ہے۔"

"ہماری زوبیہ؟" انہوں نے دوبارہ طنز کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کی زوبیہ۔۔اور میں بھی آپ کی طرف! ویسے طنز کے علاوہ اور کون سی چیز میں پی ایچ ڈی کی ہے آپ نے؟"اس نے آئبرو اچکا کر اچھا خاصا میٹھے کی صفائی کر کے انہیں پیالہ لوٹایا۔کریم صاحب محض گھور کر رہ گئے اس شیطان سے بحث کرنا دنیا کے فضول کاموں میں سے ایک تھا۔

---☆☆☆---

آج نیو ائیر نائٹ تھی۔وہ کھانے کے بعد کمرے میں جانے والا تھا جب اس نے ماں کی آواز سنی۔

"میں بور ہو رہی ہوں۔"جہانگیر پچھلے چار دنوں سے گھر پر نہیں تھے۔وہ ٹھہر کر پلٹا۔

"ہم مووی دیکھ لیتے ہیں۔"آج کا دن واقعی بہت تھکا دینے والا تھا۔آفس میں دیگر میٹنگز نبٹاتے نبٹاتے ہی رات آٹھ بج گئے تھے۔

"نہیں مووی نہیں! اگر اس گھر میں ایک لڑکی ہوتی تو میں کبھی بور نہیں ہوتی۔"وہ مسکرانے لگیں۔

"میں شادی نہیں کروں گا۔"وہ ان کی باتوں کا مطلب سمجھ کر ہی فوراً انکار کر گیا۔

"نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

"تو پھر؟"

"میں تو کہہ رہی تھی کہ اگر تم زمل کو لے آتے تو۔۔"اوہ تو وہ اب سمجھا تھا۔

"وہ میرے بلانے سے کیوں آئے گی۔"

"وہ تمہارے بلانے سے ہی آ جاتی ہے وجیح!"ان کی بات پر وہ متحیر ہوا۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"جانتے ہو سب کو منع کر سکتی ہے مگر تم ہو جو اسے منا لیتے ہو۔"

"اماں یہ باتیں آپ کیوں کر رہی ہیں؟"اسے چڑ ہونے لگی۔اماں اس کے دماغ میں اب نئی بات ڈال چکی تھیں۔اب وہ یقیناً اس بات کو سوچے گا۔

"آج نیو ائیر نائٹ ہے۔تم کمرے میں جا کر سو جاؤ گے۔یہاں پوری رات آسمان روشن ہو گا اور کیا میں اکیلے بیٹھ کر دیکھوں گی؟جانتے ہو لڑکیاں بہت انمول اور رونق ہوتی ہیں۔وہ میرے پاس ہو گی تو بھی میرا دل بہل جائے گا۔"

"میں آپ کے ساتھ پوری رات پٹاخے اور شور سننے کے لیے تیار ہوں مگر شاید آپ کو زمل ذرا زیادہ عزیز ہے۔میں اسے کال کرتا ہوں۔اس کا اگر کوئی آلریڈی پلان ہوا تو شکایت نہ کیجیے گا۔"وہ آہ بھرتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆☆☆---

رات بارہ بجے اس کی شور سے آنکھ کھلی تھی۔ آج تو لگتا تھا پورا کراچی جاگ اٹھا ہے۔ خیر کراچی والے رات سوتے بھی کب تھے۔ وہ اٹھ کر آنکھیں رگڑتا ہوا بیٹھا۔ آج پھر بے آرامی تھی۔ جانے کیوں وہ کچھ دن سے ہی بے آرام تھا۔ نیند بہت زوروں کی آتی مگر بستر پر لیٹتے ہی غائب ہو جاتی۔ وہ کروٹیں بدلتا مگر سو نہیں پاتا۔ بے چینی بڑھ جاتی۔ چارو ناچار وہ اٹھ کر نیچے آگیا۔ مستقل پٹاخوں کی آواز گونج رہی تھی۔ باہر بڑے سے جھولے پر پاؤں اوپر رکھ کر بیٹھیں وہ خواتین اس کی توجہ کا مرکز بن گئیں۔ وہ زمل تھی جسے کال کر کے وہ سو گیا تھا۔ شاید اسے شاویز یا غازی نے چھوڑا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آیا کہ ایک لڑکی کے ہونے سے آپ کا دل کیسے بہل گیا۔" زمل نے عقب سے بھاری آواز سنتے ہی دل پر ہاتھ رکھا تھا۔ بھلا ایسے کون آتا تھا۔ مائرہ کھلکھلا دیں۔

"ایک عورت کا دل ایک عورت ہی سمجھتی ہے۔ مرد کو سمجھاتے سمجھاتے عمر ہی پوری ہو جائے ہماری۔" وہ ہنسیں تو زمل بھی ہنس پڑی۔

"اچھا اور کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" زمل کے برابر میں مائرہ بیٹھی تھیں۔ وہ ماں کے بائیں طرف بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کہہ رہی تھی کہ وقت کتنا جلدی گزر جاتا ہے۔اب میں زمل کو دیکھتی ہوں تو مجھے اپنی جوانی نظر آتی ہے۔میں بھی ہر وقت بس یونہی بالوں کے جوڑے میں گھوما کرتی تھی۔ حالانکہ اماں جان اتنا ڈانٹتی تھیں کہ بالوں کا بیڑا غرق کرو گی۔"انہوں نے زمل کی ٹھوڑی پکڑ کر پیار کیا۔

"ایموشنل باتوں سے کیا ملے گا؟"

"تم چاہتے ہو کہ ہر انسان ہر وقت صرف انٹلیکچول باتیں کرتا رہے؟دماغ اور دل برابر یوز کرنا چاہیئے وجیح!"وہ محض مسکرا دیا۔آسمان پھر سے روشن ہونے لگا۔نیلے گلابی رنگ بکھرنے لگے۔مزید آدھے گھنٹے بعد مائرہ کی بس ہو گئی تھی۔وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئیں۔

"ایک اور سال بیت گیا۔آگے بڑھنے کی خوشی ہے مگر جو گزرا ہے وہ بھی یاد آئے گا۔"وہ مسکرائی تھی اور پھر یکدم ہی مسکراہٹ ماند پڑ گئی۔

"جو گزر گیا اسے یاد ہی کیوں کرنا۔ویسے ہر کسی کا ماضی انہیں یاد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔"زمل نے اسے دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔۔شاید ماضی کی پرچھائیاں بھی۔۔

"تو کیا ہے اس ماضی میں؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم جاننا چاہتی ہو؟" وہ متحیر ہوا۔ کسی کو اس میں اتنا انٹرسٹڈ بھی ہو سکتا تھا اسے علم نہیں تھا۔

"ہاں جب تک میں آپ کی ہم راز ہوں۔" وہ خود کو ایک بار پھر اس کا ہم راز بنا گئی تھی۔ ویبج ہنس پڑا۔

"ہم راز بنانا اتنا آسان ہوتا ہے؟ تم ہم راز بن کر میرا دل رکھنا چاہتی ہو؟"

"پتا نہیں۔۔ میں ہم راز بن کر آپ کو سننا چاہتی ہوں۔۔ یا شاید دل رکھنا چاہتی ہوں۔" وہ خود الجھی ہوئی تھی۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ انسان کو دل رکھنے کے لیے دوسرے انسان کی ضرورت ہے؟"

"کیونکہ ایسا ہی ہے۔ جب ہم کسی سے کچھ شئیر کرتے ہیں تو دل ہلکا محسوس ہوتا ہے۔ انسان کو ہمیشہ دل رکھنے والے دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔" وہ مزید بولتی اگر وہ اسے نہ روکتا۔

"آپ اس بار بالکل درست نہیں ہیں۔ میں اتفاق نہیں کرتا۔ یہ انسان ہی ہے جو خود کو باور کرواتا ہے کہ اسے دوسرے انسان کی ضرورت ہے۔ یہ انسان ہی ہے جو خود کو احساس دلاتا ہے کہ اسے کوئی چاہیئے جو اس کا دل رکھے اور تم بھی میرا دل اس لیے رکھنا چاہتی ہو کیونکہ کل کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب تمہارے ساتھ ایسا ہو تو تمہارا دل بھی کوئی رکھ سکے۔ یہ دنیا سائنیکل ہے میرے دوست! ہم سب اپنا مفاد دیکھتے ہیں۔"

"میں نہیں مانتی کہ ہر کوئی مفاد پرست ہوتا ہے۔" اس نے کریٹسائز کیا۔ وہ مسکرا دیا۔

"اگر ہر انسان مفاد پرست ہے تو ایک ماں کا اپنی اولاد سے کیا مفاد ہو گا؟" وہ کنفیوز نظر آ رہی تھی۔

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ ہر شخص اچھا اور برا ہوتا ہے مگر ہر رول میں نہیں۔۔ اسی طرح انسان مفاد پرست ہوتا ہے مگر ہر رول میں نہیں۔۔ ہو سکتا ہے ایک ماں اپنی اولاد کے معاملے میں مفاد پرست نہ ہو لیکن ایک ماں کیا صرف ایک ماں ہے؟ وہ بیٹی ہے، بہن ہے، بیوی ہے، دوست ہے، کولیگ بھی ہوتی ہے اور جائزہ لینے بیٹھو تو وہ بہت کچھ ہے۔۔ بالکل ایسا ہی ایک مرد کے ساتھ ہے۔ وہ اولاد کے لیے نہیں ہو گی تو ہو سکتا ہے کسی ایک دوست کے لیے کسی کام میں اپنا مفاد دیکھے۔۔ میں یہ نہیں کہہ رہا مس زمل کہ مفاد برا ہی ہوتا ہے۔ مفاد اچھا بھی ہوتا ہے۔ کہیں پر اگر آپ اپنا مارجن رکھتے ہیں تو یہ غلط نہیں۔"

"مفاد اچھا کب سے ہونے لگا مسٹر وجیح؟ مفاد تب ہوتا ہے جب ہم کسی کی پرواہ کیے بنا اپنا حصہ نکال لیں۔۔ یا کچھ ایسا کریں جو ہمیں فائدہ کر دے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مفاد ہر انسان کے لیے اس کے حساب سے تو اچھا ہے نا؟" وہ آئبر واچکا گیا۔ "میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اپنے مفاد سے اگر جان کسی کی جائے تو جانے دو۔"

"آپ اپنا دل رکھنے کے لیے کسی اور کا دل توڑ سکتے ہیں؟"

"میں اپنا دل کیوں نہیں رکھ سکتا؟" وہ اب مستقل اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جواب سوچنے لگی۔

"مگر آپ کسی کا دل کیسے توڑ سکتے ہیں؟ ہمیں ہمیشہ سکھایا جاتا ہے کہ دوسروں کا دل رکھا جائے اور۔۔"

"یہی تو مسلہ ہے۔۔ ہمیں ہمیشہ سکھایا جاتا ہے کہ دوسروں کا دل رکھو مگر یہ کبھی نہیں بتایا گیا کہ خود کی ذات نہ بھولو۔ کیا کبھی تمہیں کسی نے بتایا کہ تمہیں اپنا دل کیسے رکھنا ہے زمل؟ کیا تمہیں کسی بتایا کہ دوسروں پر ڈپینڈنٹ نہ رہو کہ وہی صرف تمہارا دل رکھیں گے 'خود کا دل خود رکھنا سیکھو؟ کیا تمہیں بتایا گیا کہ کمفرٹ لوگوں میں نہ ڈھونڈو؟ جانتے ہو ہمیں لوگوں کی باتیں یا ان کی گئی ہمارے خلاف چالیں یا حرکت کیوں اتنی بری لگتی ہے؟ ہم ان سے ایکسپکٹیشنز رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہم خوشی کے لیے ان پر ڈپینڈنٹ ہے۔ ہم ان سے ہر بہترین کی امیدیں لگاتے ہیں۔ ہمیں سمجھایا جاتا ہے کہ لوگوں کا دل رکھو گے تو وہ تمہارے ساتھ بھلائی کریں گے اور تمہارا دل بھی رکھیں گے۔ یعنی کہ اپنی خوشی کے لیے ہم ان کے محتاج ہیں۔۔ ان پر ڈپینڈنٹ ہیں! کیونکہ ہم اپنا دل خود نہیں رکھ سکتے۔۔ ہم ہمیشہ وہی کرتے ہیں جو دوسروں کو

www.novelsclubb.com

خوشی دے تو اس طرح ہم وہ بھی نہیں کر سکتے جو ہمیں خوشی دیتا ہے۔اور اس سب میں اگر کوئی ہمارے درمیان اپنی پسند پوری کرتا ہے تو وہ سیلفش کہلا دیا جاتا ہے تو کیا اسے یہ حق نہیں کہ وہ اپنا دل خود رکھ سکے؟" وہ اب بغور اس کا چہرہ تک رہا تھا اور زمل بنا کچھ کہے بنا کچھ تاثر دیے اس کو دیکھ رہی تھی۔"دنیا سائنٹیکل ہے۔۔ تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا اور لوگ اپنا فائدہ دیکھ لیں گے۔ مفاد اچھا اور برا دونوں ہوتا ہے تو اس لفظ سے خود کو کنفیوز مت کرنا۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔کسی کا دل رکھنے میں بھی کچھ لوگوں کا مفاد ہوتا کہ وہ میرا دل رکھیں اس لیے میں ان کا دل رکھوں۔ہم یہ سب اللہ کی راہ میں نہیں کرتے 'ہم اچھائی کرتے ہیں تو آگے سے اچھائی کے طلب گار ہوتے ہیں۔پھر دوسرا شخص ہماری امید پر نہیں اترتا تو ہمارے لیے اسے سیلفش کہنا خاصا آسان ہو جاتا ہے۔

"ہوں۔۔" وہ اتفاق کر گئی اور وہ مسکرا دیا۔

"تم پہلی بار جیسا میں ہوں 'ویسے مان گئی۔حالانکہ تمہیں میری ہر سوچ کو بدلنے کی پڑی ہوتی ہے۔" وہ ہنس رہا تھا۔

"میں نے کبھی ایسا ارادہ نہیں کیا۔"

"تمہیں مجھے دیکھ کر کہیں ایسا تو نہیں لگتا کہ میں ایک بہت بیچارہ سا مرد ہوں جس کے دل میں بہت کچھ سنانے کو کہانیاں موجود ہیں مگر اس کے پاس کوئی میسر نہیں؟" وہ اسے دیکھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں بالکل نہیں!"

"مجھے کوئی دل رکھنے والا نہیں چاہئے زمل! مجھے کوئی ہمدردی نہیں چاہیئے۔میں خود کا دل رکھتا ہوں اور میں بہت مطمئن ہوں۔میرے پاس بہت لوگ ہیں جو مجھ سے ہمدردی کر سکتے ہیں میرا دل رکھ سکتے ہیں مگر میں نہیں چاہتا کوئی میری طرف نگاہ اٹھائے تو کہے 'بیچارہ!'اس دن میں خود سے نفرت کرنے لگوں گا۔میری موجودگی۔۔میری خودداری۔۔میری ڈگنٹی کو بہت زور سے ضرب پڑے گی۔"اس کی باتیں۔وہ سنتی رہ گئی۔

"میں بس۔۔میں بس آپ کو سننا چاہتی تھی۔"اسے لگا جیسے وجیح کو اس کی بات نہ پسند آئی ہو۔

"تم مجھے کیوں سننا چاہتی ہو؟"

"میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ کن حالات نے آپ کو اس مضبوط سوچ کا مراد بنایا۔"وہ مسکرا دیا۔

"آج کے دن یہ پہلی بات مجھے اچھی لگی۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔"ابھی بہت رات ہو گئی ہے اور مزید یوں بیٹھنا درست نہیں۔تم کمرے میں چلی جاؤ۔"وہ اندر کی جانب بڑھ گیا تو وہ مزید وہاں بیٹھنے کی نیت سے آسمان کو تکنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆☆☆---

"میں تھک چکا ہوں ان کے آگے اپنی محبت کی بھیک مانگتے مانگتے۔۔"اس کے لہجے میں سالوں کی تھکان تھی۔"میں اسے اپنے ہاتھوں سے جانے کیسے دوں مراد؟"

"بھابھی نہیں مانیں گی۔"اس نے ان سالوں میں پہلی بار اس سے کہا۔شاہ ویز متحیر ہوا۔

"تم ایسا کہہ رہے ہو؟تم کہہ رہے ہو کہ اماں نہیں مانیں گی؟مراد تم نے تو مجھے اتنی امیدیں دلائی تھیں۔"اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

"میری امیدوں سے کیا ہو گا شاہ ویز؟کتنے سال ہو گئے ہیں میں بھابھی کو مسلسل ایک ہی بات کے لیے منا رہا ہوں۔کیا وہ مان گئیں؟جواب مان جائیں گی؟"اسے دکھ تھا کہ وہ اس کی مدد نہیں کر پائے گا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم!"مراد کسی کی آواز پر سیدھا ہو کر بیٹھا۔شاہ ویز کو مراد کا یوں کہنا روک گیا۔

"وعلیکم اسلام!آؤ بیٹھو رباب!"یہ ایک فائیو اسٹار ہوٹل تھا۔

"آپ شاید مراد چاچا ہیں۔"وہ مسکرا رہی تھی۔"شاہ ویز نے آپ کے بارے میں بہت بتایا ہے۔"اس کے لبوں کی مسکان بڑھتی چلی گئی۔شاہ ویز مراد کا چہرہ تکنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں بھی بس اسی لیے آیا ہوں تاکہ تم سے مل سکوں۔ شاہ ویز تو تمہارا ذکر کرتا نہیں تھکتا۔" وہ ہنس دی۔

"کیسے ہیں آپ؟"

"میں تو ٹھیک ہوں البتہ شاہ ویز کا موڈ کچھ خراب ہے۔" وہ اس کا لٹکا ہوا منہ دیکھ چکا تھا۔

"کیا ہوا شاہ ویز؟"

"نہیں کچھ نہیں۔۔" وہ سیدھا ہوا۔ مراد نے اسے بغور دیکھا۔ وہ شاہ ویز سے ایک دو سال ہی چھوٹی لگ رہی تھی جیسے کوئی موم کی گڑیا۔ نازک سی اور دھیمی سی۔۔ وہ سوچنے لگا راب اس کے ساتھ کتنی اچھی لگتی تھی۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے۔ پہلی بار اسے شاہ ویز کے لیے بہت تکلیف ہوئی۔ اس نے شاہ ویز کی آنکھوں میں حسرت دیکھی۔۔ ایک کشش! ایک محبت کا جذبہ۔۔ اور سب سے بڑھ کر ایک خوف!

وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی آئی تھی۔ شاہ ویز اسے مراد سے ملوانا چاہتا تھا۔ درمیان چھوٹی موٹی ہی کوئی بات ہوئی تھی اور وہ وقت سے پہلے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے جانے بعد مراد اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"کیا چاہتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔۔"شاہ ویز اٹھ کھڑا ہوا۔

"شاہ ویز بیٹھ جاؤ!"

"تم لوگوں میں سے کوئی مجھے سمجھنے کی کوشش نہیں کر سکتا۔تم بھی نہیں مراد!"اس کے حلق کی گلٹی نمودار ہو کر غائب ہوئی تھی اسی تیزی سے وہ باہر نکل کر غائب ہوا تھا۔ایک پچھتاوا سا تھا جو مراد کو محسوس ہونے لگا۔وہ کیا کرے اور کیا نہیں۔۔مگر نجانے کیوں اس کا دل چاہا وہ شاہ ویز کے لیے لڑے۔بل پے کرتے ہوئے اس نے چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

---☆☆☆---

ٹھنڈ بڑھ چکی تھی اور سردی اب ہڈیوں میں گھس رہی تھی۔وہ اپنا مخصوص لانگ کوٹ پہنے صبح سویرے ہی نیچے آگیا تھا۔کافی کا پانی چڑھاتے ہوئے وہ ابھی مڑا ہی تھا جب اس نے باہر سے زمل کو اندر آتے دیکھا۔

"مجھے لگ رہا تھا کہ میں ہی بہت جلدی اٹھتا ہوں۔"زمل اس کی آواز پر متوجہ ہوئی۔

"چلیں ایک خوبی تو کامن ہے درمیان۔"وہ مسکرا دی۔

"ایک نہیں کئی ہیں۔تم کافی پیو گی؟"

"مجھے پسند نہیں مگر ٹھنڈ کو دیکھتے ہوئے طلب ہو رہی ہے۔"وہ صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیسی لگی تمہیں یہ جگہ ؟"اس کی بات پر زمل نے ایک بار پھر اردگرد تفصیلی جائزہ لیا۔

"مجھے اس سے بہتر جگہ فالحال کوئی نظر نہیں آئی۔"وہ ہنس دیا۔

"تو یعنی میں سمجھوں تمہیں یہ جگہ پسند آئی؟"

"جی بالکل۔ایسا ہی ہے۔"

"میرے پاس اس سے بھی بہترین ایک جگہ ہے۔"وہ کافی بناتے ہوئے باتیں کر رہا تھا۔

"کون سی؟"

"اس شہر کا وہ کنارے تقریباً جنگلا کہلاتا ہے۔ابی کی ایک چھوٹی سی زمین تھی۔وہ بیچنا چاہتے تھے تو میں نے خرید لی تھی۔اس شہر سے دور ہے اور سب سے مطمئن کر دینے والی بات یہ کہ وہاں دور دور تک کوئی انسان نہیں۔اس جگہ کو میں نے اپنے حساب سے بنایا ہے۔"ایک کافی کا مگ اس کے آگے رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بیٹھ گیا۔آج پہلی بار اس نے کافی تھی' حالانکہ وہ ہمیشہ چائے کو کافی پر ترجیح دیتی رہی تھی۔بات اتنی عام نہیں تھی جتنی محسوس ہوتی تھی۔آج پہلی بار اس نے وجیح کا شوق اپنایا تھا۔آج پہلی بار اس نے وہ کیا تھا جو وجیح کی پسند تھی۔خیالوں میں یہی بات گھوم رہی تھی۔وہ کافی کے مگ کو دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اوہ تو میں اب سمجھی! دو دو تین تین ہفتے آپ کہاں غائب ہوتے ہیں۔" وہ نظریں گھماتے ہوئے بولی تو اسے لگا وہ پکڑا گیا۔

"تمہیں میری زندگی ملے تو تم تین مہینے نہیں تین تین سالوں کے لیے غائب ہو جاؤ۔ ظاہر ہے مجھے اپنا خرچا خود اٹھانا پڑتا ہے تو اس کے لیے کمانا ضروری ہے ورنہ میں بھی غائب ہو جاؤں۔"

"صرف کمانا ایک وجہ ہے لوگوں کے درمیان رہنے کی؟"

"اماں بھی۔۔ یہ خاتون میرے ساتھ جاتیں ہی نہیں کہیں۔اس لیے ان کے لیے یہاں رہنا پڑتا ہے۔" وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

Man is a social animal, Mr. wajeeh! We need "
people in order to survive."

"میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ تم بہت معصوم ہو۔" اس کا 'بہت' پر خاصا زور تھا۔البتہ وہ ہنس رہا تھا۔

"آپ کو ایسا لگتا ہے تو غلط تو نہیں ہو گا۔" وہ معصومیت کا لقب ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہتی تھی۔ وجیح اسے بغور دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

"بہر حال تم کب تک ہو؟"

"اگلے ہفتے بابا اور ماما آرہے ہیں۔میں آج چلی جاؤں گی۔"

"چاہو تو ایک دو دن رک جاؤ۔اماں خوش ہو جائیں گی۔" وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

اس گھر کا گارڈن بہت وسیع تھا۔وہ مزید دو دن ٹھہر گئی۔جانے کیوں یہاں سے جانے کا دل نہیں چاہتا تھا۔کھلا آسمان ٹھنڈی ہوا۔۔وہ خود کو بے حد پر سکون محسوس کر رہی تھی۔ویج اگلے دو دن غائب رہا تھا۔وہ گھر پر ہی ہوتا مگر کبھی کمرے سے باہر نہ نکلتا تو کبھی کسی کام سے گھر سے باہر ہوتا۔شاید آنے والے دنوں سے لاعلم وہ بہت خوش تھی۔اعوان ہاؤس فرحان چچا کو ریسیو کرنے کی تیاریوں میں لگا تھا۔اسے ماں کی بہت یاد آرہی تھی اور اب حذیفہ بھی بہت ضد کرتا تھا۔آج تو مراد بھی اپنے پہلے ہی حلیے میں تھا۔۔بے فکر ہنستا اور دوسروں کو بلاوجہ چھیڑتا۔ وقت کی کایا یوں ہی پلٹتی ہے۔اسے ترس نہیں آتا ہنستے چہروں پر۔۔وقت ناقابلِ یقین ہوتا ہے۔ اس نے ماں باپ کا کمرہ سجایا تھا۔وہاں غبارے لگائے تھے۔ویج سے اس دن کے بعد پھر ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ابی سے خبر ہوئی تھی کہ وہ آفس کے حوالے سے کسی ٹرپ پر چلا گیا ہے۔وہ مراد کے ساتھ ائیر پورٹ گئی تھی۔رات تین بجے کی فلائٹ تھی اور حذیفہ گھر پر سو رہا تھا۔اس کا دل خوشی کے جذبات سے بھرا ہوا تھا۔ان کے پہنچنے سے قبل ہی ایک کرب ناک کال آئی تھی۔ایک ایسی کال جسے وہ زندگی میں کبھی دوبارہ رسیو نہیں کرنا چاہے گی۔مراد اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لمحے کو دوبارہ نہ بھول سکا۔ بریک پر زور دیا تھا اور گاڑی درمیان میں ہی رکی تھی۔ زمل کا سر ڈیش بورڈ سے لگتے لگتے بچا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ تیزی سے سہم کو بولی۔

"کب؟" مراد نے دوسری جانب لائن پر موجود شاہ ویز سے پوچھا۔ شاید یہ رات کا اندھیرہ تھا زیادہ تھا یا آنکھوں کا۔۔ وہ پھر نہ سنبھل سکی۔

اس رات وہ گھر خالی ہاتھ لوٹی تھی۔ حواس بکھرے ہوئے تھے۔ وہ چیخ بھی نہ سکی بس بے ہوش ہو گئی۔ گھر میں صفِ ماتم بچھ گیا۔ ابی کا بلڈ پریشر بگڑ گیا تھا۔ ان کے علاج کے لیے کچھ ڈاکٹرز بلائے گئے تھے۔ مراد کو بھائی کی موت کا ایک گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ حذیفہ بار بار ہچکیوں سے رو رہا تھا تائی اسے مسلسل سنبھال رہی تھیں۔ رضوان صاحب بھی تمام کام چھوڑ کر آ گئے تھے۔

"فرحان چچا کا جہاز کریش ہو گیا۔" شاہ ویز نے کال پر وجیح کو اطلاع دی تھی۔ وجیح کو اپنا دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اسے زمل یاد رہ گئی۔ جانے کیوں وہ پاکستان نہیں پلٹا۔ شاید یہ بات خوشگوار نہ ہوتی کہ وہ زمل کو فیس کرنے سے ڈرنے لگا تھا۔ اس نے کال بھی نہیں کی۔ البتہ اماں سے وہ اپڈیٹس لیتا رہتا تھا۔ کافی دنوں بعد وہ اس کال سے بھی ڈر گیا جب اماں نے بتایا کہ وہ اس کا پوچھ رہی ہے۔ اس واقعے کا پندرہ دن اوپر ہو چکے تھے۔

"میرا؟ کیوں؟"

"پوچھ رہی تھی کہ تم کب آؤ گے۔ تم اس کے دوست ہونا۔ میں نے دیکھا ہے کئی بار تم لوگ بہت لمبی لمبی باتیں بھی کرتے ہو۔ وہ شاید تمہیں یاد کر رہی ہے۔"

یہ 'دوست' لفظ اسے بہت گہرا محسوس ہوا۔ اس نے تو کبھی یوں دوست بن کر بات نہیں کی تھی۔۔ کیا وہ اسے دوست سمجھنے لگی تھی۔

اتنے سرد مزاج آدمی سے بات کرنا اسے اچھا لگنے لگا تھا کہ اب وہ اس کی واپسی پوچھ رہی تھی۔ اس نے کہہ دیا تھا کہ اسے ایک ماہ ہے ابھی۔

"وہ بات بھی نہیں کرتی وجیح اور حذیفہ تو صرف بیمار رہنے لگا ہے۔ مجھے اس کی بہت فکر ہے۔ آج تمہارے بابا نے خود کہا ہے کہ اسے دو تین دن کے لیے خان ہاؤس لے آؤں۔" اسے حیرت ہوئی کہ اس کے باپ نے خود اجازت دی۔ اس عرصے کے درمیان رابطہ منقطع رہا کہ مصروفیت بہت بڑھ گئی۔

---☆☆☆---

وہ آج ڈیڑھ ماہ بعد لوٹا تھا۔ سردی میں پہلے سے کچھ اضافہ ہو چکا تھا۔ رات کے تین بجے گھر میں قدم رکھتے ہوئے اسے علم تھا کہ سب سو چکے ہوں گے۔ کسی کو جگانا اس وقت مناسب

www.novelsclubb.com

بھی نہیں تھا۔ شولڈر بیگ کس کر پکڑتا تا کہ شور نہ پیدا ہو وہ اوپر کمرے میں بڑھنے لگا۔ ابھی وہ کمرے میں داخل ہی ہو رہا تھا جب کوئی اس کے کمرے سے نکلتا ہوا اندھیرے میں بری طرح ٹکرایا۔ کسی کی کراہٹ کی آواز سن کر وہ تیزی سے سیدھا ہوا۔

"کون ہے؟" اس نے لائٹ جلائی۔ سامنے زمل کھڑی تھی۔ "تم؟" اس کا چہرہ۔۔ وہ دیکھتا رہ گیا۔ وہ اسے ایسے تو نہیں چھوڑ کر گیا تھا۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور مرجھایا ہوا چہرہ۔۔ وہ پہلے سے زیادہ دبلی ہو گئی تھی۔ ونیج کو اسے دیکھنے پر اس قدر تکلیف ہوئی کہ وہ مزید کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

"سوری۔ مجھے پھوپھو نے یہ سونے کے لیے یہ کمرہ دیا ہوا تھا۔ گیسٹ روم میں آج کل کام ہو رہا ہے۔" وہ اس کے کنارے سے ہوتی ہوئی باہر نکلنے لگی۔ آج ان آنکھوں میں وہ چمک نہیں تھی جو اسے دیکھنے کے بعد چہرے پر آجایا کرتی تھی۔ آج وہ اس سے بھاگ رہی تھی۔ دور جا رہی تھی۔

"تم ٹھہر جاؤ۔ میں نیچے چلا جاتا ہوں۔" وہ مزحمت نہ کرے اس لیے وہ تیزی سے پلٹ گیا۔ اس نے بھی کچھ نہیں کیا۔ اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا۔

گیسٹ روم میں بس ایک بستر ڈالا ہوا تھا۔ فالحال اسے صرف ایک بستر کی ضرورت تھی۔ ہر سال گھر کا فرنیچر چینج ہوتا تھا۔ وہ کلائی سے گھڑی اتارتے ہوئے کسی شاک کی کیفیت میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے سوچنے لگا۔اس کے چہرے کا مرجھایا پن اس کی آنکھوں کی سیاہی۔۔وہ اسے آج صحیح معنوں میں تکلیف دے گئی۔بستر پر لیٹتے ہوئے اس نے کمر سیدھی کی اور چھت کو گھورنے لگا۔ کیا ان ڈیڑھ ماہ میں اتنا کچھ بدل گیا تھا؟وہ آنکھیں موند گیا۔

---☆☆☆---

اگلی صبح وہ حسبِ معمول جلدی اٹھ گیا۔وہ جانتا تھا اتنی صبح اٹھنے والا وہ اکیلے نہیں ہوگا۔ اسے فریش ہونے کے لیے اپنے وارڈروب سے جینز شرٹ لینی تھی۔وہ کمرے میں جانے کے ارادے سے باہر نکلا تو وہ کچن میں تھی۔فالحال خاموشی اختیار کیے وہ خود ہی کمرے میں جا کر اپنے کمرے نیچے لے آیا۔فریش ہو کر وہ تیار ہوا تھا اور کچن میں قدم رکھا تھا۔

"کیا بنا رہی ہو؟"کسی دوستانہ لہجے میں اس نے بات کی شروعات کی۔دوسری جانب خاموشی تھی۔وہ کیبنٹ کھول کر کافی کا پیکٹ دیکھنے لگا مگر وہ کہیں نہیں تھا۔تب ہی نظر زمل کے ہاتھوں پر گئی تھی۔وہ اپنے مگ میں کافی ڈال رہی تھی اور اب ڈبہ خالی ہو چکا تھا۔اس نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔اسے تو کافی کبھی پسند نہیں تھی۔اس گھر میں کافی صرف وجیح کی وجہ سے آتی تھی کیونکہ نہ مائرہ کو یہ پسند تھی اور نہ جہانگیر شوقین تھے۔اس نے ابھی تک اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔وہ باہر آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تم کب آئے؟"مائرہ نے اس کو بڑھ کر خوشی سے پیار کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس کل رات۔۔آپ کیسی ہیں؟"اس نے ہاتھ تھام کر انہیں بٹھایا۔

"بالکل ٹھیک ہوں۔تم زمل سے ملے؟"ان کی بات پر اس نے گردن پھیر کر کچن میں کافی بناتی زمل کو دیکھا۔

"آپ کی بھانجی منہ ہی نہیں لگا رہی۔میں نے اس سے پوچھا تھا کچھ 'اس نے جواب ہی نہیں دیا۔"

"تم نے اس سے کوئی بے کار بات کی ہو گی اپنے مزاج کے مطابق!"انہیں اچانک ہی غصہ آگیا۔وہ حیران ہوا۔

"میں نے کوئی ایسی کوئی بات نہیں۔"

"میری بات سنو وجیح!"انھوں نے سختی سے اسے متوجہ کیا۔"اسے تکلیف پہنچانے سے پہلے اپنی ماں کا سوچ لینا جس کے دل پر اس کے آنسو ضرب کی طرح پڑتے ہیں۔"وہ بے حد سنجیدہ نظر آتی تھیں۔"اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم اس سے سیدھی کوئی بات نہیں کر سکتے تو اس سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔"وہ اسے وارن کر گئی تھیں۔اس نے ماں کی آنکھیں نم دیکھی تھیں۔اب کی بار وہ ششدر ہوا تھا۔اس کے لیے تو وہ وجیح سے زیادہ حساس ہو گئی تھیں۔۔یا شاید ہمیشہ سے تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یعنی اگر وہ کبھی میری وجہ سے نہ بھی روئے تو بھی آپ ایسے ہی رویا کریں گی؟" اسے وہ بات عجیب لگی۔

"وہ روتی ہے تو مجھ سے مسکرایا نہیں جاتا۔ مجھے رونا آجاتا ہے۔" انہوں نے بچوں کی طرح اپنے آنسو صاف کیے۔ نفیس سے سفید سوٹ میں موجود وہ ہمیشہ کی طرح ڈیسنٹ لگ رہی تھیں۔

"یہ کیا بات ہوئی۔" اس کے دل کو کچھ ہوا۔ اسے لگا جیسے وہ یہ جگہ تھی ہی نہیں جہاں سے وہ گیا تھا۔ عجیب سا لگنے لگا 'سب بدل گیا ہو گویا۔۔ مزاج بھی لوگ بھی۔۔ وہ جو ہر وقت مسکراتی رہتی تھی اب بولائی بولائی پھر رہی تھی۔ وجیح کو کافی ان کمفرٹیبل فیل ہوا۔

"میں اسے غم میں نہیں دیکھ سکتی۔ ڈیڑھ ماہ میں زخم نہیں بھرتے وجیح۔۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے۔ ڈیڑھ سال بھی کم ہوتا ہے۔ وہ جیسی ہے اسے ویسے ہی چھوڑ دو۔ تم اس کے پاس نہیں آیا کرو۔ میں نہیں چاہتی اسے جو رویے اذیت دیتے ہیں وہ اسے برداشت کرے۔"

"میں اسے اذیت کیوں دوں گا امی۔" وہ آگے ہو کر ان کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ یکدم ہی وہ اپنی کافی لے کر باہر آئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آجاؤ زمل۔۔ یہاں میرے پاس آکر بیٹھو۔" اماں کی آواز پر وہ ذرا سا متوجہ ہوتا ہوا پیچھے ہو کر بیٹھا۔ اس کے حلق کی گلٹی نمودار ہو کر غائب ہوئی تھی۔

"آپ چائے پئیں گی؟"

"نہیں بیٹے۔۔ ابھی رمشہ آئے گی تو وہ بنا دے گی۔ آج کل میں نوٹ کرنے لگی ہوں تم نے کافی زیادہ ہی پینی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ مجھے یاد ہے جب ایک دن میں وجیح کے لیے بنانے لگی تھی تب میں نے تم سے بھی پوچھا تھا۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں بالکل اس کا ٹیسٹ پسند نہیں آتا۔" وہ اپنے آنسو اس کے آنے سے قبل ہی صاف کر چکی تھیں۔ لہجے میں محبت تھی۔

وجیح مسکرا بھی نہ سکا تھا۔ وہ بس اسے تک رہا تھا۔ کسی بت کی طرح۔۔

"مجھے نہیں پتا میں نے کب سے پینی شروع کی۔ مگر یہ اتنی بری نہیں ہے۔" وہ بے حد پھیکا سا مسکرائی تھی۔

"آج ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی ہے۔ ہم دونوں باہر چلیں؟"

"ڈرائیور انکل تو پھوپھا کے ساتھ گئے ہوئے ہیں شاید۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔ میں ڈرائیو کر لوں گی اپنی بیٹی کے لیے۔۔" وہ باتیں کر رہی تھیں۔۔ یا شاید وہ اسے زیادہ بولنے پر مجبور کر رہی تھیں۔ یکدم ہی وجیح کی نظر اس کے ہاتھ کی انگلیوں کی

www.novelsclubb.com

جانب گئی۔اس کا دل رک رک کر چلنے لگا۔وہ انگھوٹی جو اس نے شہادت کی انگلی میں پہن رکھی تھی'وہ وجیح کی تھی۔وہ سیاہ موٹی انگھوٹی جو ایک گول چھلے کی طرح تھا۔۔جس کے آگے وجیح کے نام کا پہلا لفظ لکھا تھا۔اس کی سب سے پسندیدہ انگھوٹی تھی جسے وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا مگر اسے یاد تھا کہ جانے سے قبل وہ اسے اپنی ڈریسنگ ٹیبل پر ہی بھول گیا تھا۔وہ سوچنے لگا اسے کیساری ایکٹ کرنا چاہیئے۔دل کو کچھ ہوا مگر اس نے خود پر قابو کیا۔

"میں بھی لے جا سکتا ہوں۔"اس نے بنا سوچے سمجھے کہا۔"میں لے جاؤں گا زمل کو۔"

وہ زمل کو دیکھنے لگا۔زمل نے اس پورے عرصے میں پہلی بار چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔دونوں کی نظریں آپس میں ملی تھیں۔

"پھوپھو۔میں اور آپ چلیں گے۔"اس نے اسے جواب نہیں تھا مگر وہ جواب اسی کے لیے تھا۔

"ہاں ہاں صرف ہم دونوں چلیں گے۔"

وجیح نے آئبرو کچھ اٹھا کر نیچے کی اور کہیں اور دیکھنے لگا۔اب وہ اس کے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی تھی۔اس کی چین پہن کر۔۔اس کی کافی پی کر۔۔اس کے کمرے میں سو کر بھی اسے منع کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں حذیفہ کے لیے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا لیتی ہوں۔ وہ اٹھنے والا ہو گا۔" اماں اٹھ کر کچن میں چلی گئیں۔

"ہیلو زمل باجی۔" رمشہ کی آواز پر وہ چونکا۔ وہ اس سے ہاتھ ملا ملا کر سلام کر رہی تھی۔ وہ انتظار کرنے لگا وہ اسے کب سلام کرے گی مگر اس نے تو ایک بار بھی نہیں پوچھا تھا۔ اس ایک ماہ میں اتنا کچھ تبدیل کیسے اور کیوں ہو گیا تھا۔ اب تو بس جہانگیر خان کے ہی بدلنے کی باری تھی۔ کسے خبر وہ بھی میٹھے بن جائیں۔

"تم کل کیوں نہیں آئی تھیں؟ میں نے تمہارا انتظار کیا تھا۔" اس سب میں پہلی بار اس کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"کل میں اپنے گھر گئی تھی۔ آج میں جلدی آگئی' مجھے آپ کی یاد آ رہی تھی۔" اس کی باتوں پر زمل نے اس کے رخساروں کو انگلیوں کی پوروں سے چوما تھا۔ وہ جیج دیکھنے لگا کہ کیسے وہ اس کے لوگوں' اس کی چیزوں کو اپنے سمت کر گئی تھی۔ وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔

---☆☆☆---

"یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لائی ہوں۔" رباب نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں کچھ رکھا۔ وہ حیران ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا ہے؟"اس نے آنکھوں کے آگے اس چین کو لہرایا۔

"تمہیں ہاتھوں کی چیز پسند ہیں نا۔"وہ ایک سلور موٹی چین تھی۔ہاں اسے وہ پسند تھی مگر ہاتھوں کی مٹھی میں رکھنا۔وہ کبھی ہاتھوں میں نہیں پہنتا تھا۔لبوں پر مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"اچھا اور اس کی کیا ضرورت تھی۔"اس نے ایک آئبرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"میں شاپنگ کرنے گئی تھی کل بھائی کے ساتھ۔اسے اپنے لیے کچھ لینا تھا۔بس وہاں میں نے یہ دیکھا اور لے لیا۔۔چپکے سے!"وہ خود ہی کہہ کر ہنس دی تو وہ بھی مسکرا دیا۔وہ ایک کہنی اپنی ٹانگ پر رکھ کر اپنا سر ہاتھوں میں دے گیا تاکہ فرصت سے اسے سن سکے۔

"جانتی ہو میں نے بھی تمہارے لیے کچھ لے کر رکھا ہے۔"وہ اسے اشتیاق سے بتانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"واقعی؟"اس کی آنکھیں خوشی سے پوری کھلیں۔

"ہاں۔جانتی ہو اس میں کیا ہے؟"

"کیا ہے؟"

"میرا دل ہے۔"اس نے ایک ہاتھ اپنے سینے کی جانب بڑھایا اور ایسے ایکٹ کرنے لگا جیسے اس نے اپنا دل کھینچ نکالا ہو۔وہ اب اپنے ہتھیلی کو فولڈ کر کے بند کھل کرنے لگا جیسے دل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دھڑکتا ہے۔رباب ہنس دی۔"مذاق کر رہا ہوں۔میرے دل کے ساتھ ایک اور چیز ہے۔ایک پیاری سی انگھوٹی ہے۔"

"واقعی۔۔"

"ہاں میں تمہارے لیے لے کر آؤں گا اگلی ملاقات پر۔۔"اسے اس کا یوں خوش ہونا اچھا لگا۔

"یہ گفٹ تم تب دینا جب تمہاری امی میرے گھر آئیں گی۔پھر مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔" اس نے کسی رازدارانہ انداز میں خواہش کی تو وہ نہال ہو گیا۔اماں بھی کمال کرتی تھیں۔۔وہ سکون کیونکر نہ اپنائے؟

---☆☆☆---

"مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہیں تم؟"شام ہونے لگی تھی جب اسے پودوں کے پاس بیٹھا دیکھ کر وہ بھی آ گیا تھا۔زمل کو لگا نہیں تھا کہ وہ اس کی خاطر اس مٹی والے فرش پر بیٹھے گا مگر وہ بالکل اس کے سامنے آ کر بیٹھا تھا۔وہ بس اسے تکتی رہی۔"آئم سوری اگر میں نے تمہاری کوئی امید توڑی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ سے اب کوئی امید نہیں ہے۔آپ میری سوچ سے پرے انسان ہیں اور اپنے خیال اور مزاج کے خول میں رہتے ہیں۔پہلے تھی امید مگر اب کوئی امید نہیں ہے۔" وہ اٹھنے لگی جب اس نے روکا۔

"مگر تم نے کہا تھا میں تمہارا دوست ہوں۔" اس کی وہ بات زمل کا چین لے گئی۔وہ اٹھ نہ سکی۔

"غلطی ہو گئی تھی مجھ سے۔۔دوستی ختم ہو گئی۔"

"بہت ہی مختصر عرصے میں؟ دیکھو تم لڑکی ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جب چاہا دوستی کر لی جب چاہا اپنی مرضی سے توڑ دی۔مجھے نہیں توڑنی تم سے دوستی۔تم میری دوست ہو۔۔اور تم رازدار بھی۔" اس نے بیٹھے بیٹھے ہی آستین کے کف فولڈ کیے۔

"آپ میرے ساتھ ہمدردی کر رہے ہیں؟" اس نے بنا پلک جھپکے اس سے گہرائی سے پوچھا تو وہ گڑبڑا گیا۔

"نہیں بالکل نہیں۔۔"

"ہاں کیونکہ آپ کے مزاج میں تو ہمدردی کرنا بھی نہیں ہے۔" وہ موتیے کے پھول کو ہاتھوں میں محسوس کر کے سونگھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اپنی دوست سے اس کا حال پوچھ رہا ہوں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیسی ہے۔"

اس نے پہلو بدل کر تھوڑا فرصت سے بیٹھا۔"میں نے سنا تم نے مجھے یاد کیا تھا۔"

"میں نے ایک دوست کو یاد تھا۔ آپ کو نہیں۔۔ کیا فائدہ جب وہ ایک کال نہ کر سکے۔ خیریت نہ لے سکے۔ میں اپنی زندگی کے انتہائی کربناک لمحوں سے گزر رہی تھی جب میں نے آپ کو یاد کیا۔ مگر آپ نہیں آئے۔ مجھے آپ سے گلہ نہیں ہے۔۔ مجھے خود سے گلہ ہے۔ مجھے امید نہیں لگانی چاہیے تھی۔"وہ اس کو چپ کروا گئی تھی۔

"زمل۔۔"

"مجھے لگا تھا آپ کو پرواہ ہو گی' مجھے وہ عرصہ کسی ایسے شخص کی بہت ضرورت تھی جس کے ساتھ میں نے بہت اچھا وقت گزارا۔ مجھے وجیح خان کی ضرورت تھی۔ مجھے لگا تھا آپ آئیں گے جیسے آپ پہلے آجایا کرتے تھے۔ ذرا سا ڈانٹ کر کہ میں ہر وقت نہیں آسکتا مگر پھر بھی آجایا کرتے تھے۔"اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔ وہ پھول تھی جواب مرجھا گیا تھا۔

"زمل مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے مگر۔۔"وہ کیا ہی کہتا۔ اس کا دل پھٹ رہا تھا۔ کسی کے لیے وہ کچھ نہیں تھا اور کسی کے لیے وہ سب کچھ بن گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو اپنی کون سی غلطی کا احساس ہے؟اس میں غلطی آپ کی نہیں 'میری تھی۔میں نے اس کم وقت میں آپ کو اپنا بہت گہرا دوست سمجھ لیا حالانکہ میں جانتی تھی آپ کا مزاج اس شہر کے موسم کی طرح ہے۔۔کبھی بھی خراب ہو جاتا ہے اور کبھی حد سے زیادہ میٹھا۔آپ ایسے ہی تھے مجھے خود پر قابو رکھنا چاہیئے تھا۔" وہ اٹھ کر سامنے سے چلی گئی مگر وہ ہل بھی نہ سکا۔وہ بے یقین تھا۔چاہ کر بھی نہ یقین کر پایا کہ اس لڑکی اس کم وقت میں اس کے پر مزاج سے گزر کر اسے اپنا سمجھ لیا تھا۔اس کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کی ہر چھوٹی چھوٹی بات 'ہر چھوٹے چھوٹے ایکٹ کو یوں نوٹس کرتی ہو گی۔اس کے لیے تو وہ محض ایک لڑکی ہی تھی۔۔ایک لڑکی جس کی آنکھیں اسے سب سے زیادہ پسند تھیں۔۔ایک لڑکی جس کو دیکھنا اسے بس پسند تھا۔۔ایک لڑکی جس کے نظریے اسے مختلف لگتے تھے۔۔بس ایک لڑکی۔۔

www.novelsclubb.com

---☆☆☆---

وہ ٹھیک سوچتا تھا۔اس نے جہانگیر خان کو بھی اپنے بس میں کر رکھا تھا۔

"کل تم نے وہ گاجر کا حلوہ بہت ہی شاندار بنایا تھا۔" ان کے کمپلیمنٹ پر وجیح بہت شاک تھا۔زمل ذرا سا مسکرائی تھی۔

"شکریہ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کہاں جا رہے ہو؟ آؤ بیٹھو یہاں۔" کھانے کی میز پر بیٹھتے جہانگیر نے وجیح کو اوپر جاتا دیکھا تو اسے روک دیے۔ وہ اب کی بار اتنا حیران ہوا کہ مائرہ کو دیکھنے لگا۔ مائرہ کو خوشگوار حیرت ہوئی۔ وہ اس قدر حیران ہوا کہ کچھ دیر تو ان کی شکل ہی دیکھتا رہا۔ حذیفہ بھی وہیں بیٹھا تھا۔ وہ بمشکل ہی کھانا کھا رہا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔" اسے پیار کی عادت ہی نہیں تھی۔

"اچھا زمل اور حذیفہ کو رات کہیں باہر گھما کر لے آنا۔ بہت اچھی بچی ہے۔" ان کی بات پر وہ چونکی تھی مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا اوپر چلا گیا۔

رات بارہ بجے کے قریب وہ چابیاں انگلی میں گھماتا ہوا نیچے اترا تھا۔

"ابھی؟" اس کی بات سن کر وہ حیران ہوئی۔ "حذیفہ سو گیا ہے اور میرا کہیں جانے کا دل نہیں ہے۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔" وہ اندر چلی گئی۔

وہ بندہ جو کسی کو اپنے کمرے میں داخل نہ ہونے دے 'زمل کو پورا کمرہ مل جانے پر بھی مطمئن تھا۔ وہ پھر سے گیسٹ روم چلا گیا۔ پندرہ منٹ بعد مزید سوچتے ہوئے وہ بالآخر ایک نتیجے پر پہنچا تھا۔ دل کچوکے کھا رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے کے دروازے کے باہر آ کر کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھٹکھٹانے کی ہمت نہ ہوئی۔ احساسِ ندامت اسے زمین کے اندر گڑا چکا تھا۔ کچھ نہ کرتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھی اسے لگا وہ بہت کچھ کر گیا۔آج پہلی بار اس نے اپنے غم کے لیے علاوہ کسی کا دکھ محسوس کیا۔ آنکھیں میچ کر اس نے ہمت کر کے دروازے پر دستک دی۔

"کم ان۔" اندر سے آواز آئی تھی۔اس نے دروازہ کھول دیا۔اندر کا حال تھوڑا مختلف تھا۔ حذیفہ البتہ سو رہا تھا مگر وہ جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ وجیح کی جانب اس کی پشت تھی۔

"زمل۔۔" یقیناً وہ اسے ایکسپکٹ نہیں کر رہی تھی۔ حیرانی سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔ اور تب وجیح جہانگیر نے اس کا آنسوؤں سے تر رخسار دیکھا۔سانسیں گویا ساکن سی ہو گئیں۔ اس کی نظروں کی توجہ پا کر زمل کو احساس ہوا تھا' وہ دوبارہ سیدھی ہو گئی۔

"جی کہیں؟"

"میں کہہ رہا تھا اگر۔۔اگر تم باہر چلو تو تمہارے لیے اچھا ہو گا اور ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی ہے۔" اس نے اس لمحے کئی بار خود سے سوال کیا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

"میرے لیے کیا اچھا ہو گا؟ آپ کے ساتھ باہر جانا؟ میں نے کہا تھا آپ میرے ساتھ ہمدردی نہ کریں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تم باہر چلو تو میرے لیے اچھا ہو جائے گا۔ مجھے کچھ ٹھنڈا میٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے اور میں اکثر اتنی رات کے وقت ڈرائیونگ نہیں کرتا مجھے اندھیرہ خوف دلاتا ہے۔" اس کی بات پر وہ جائے نماز فولڈ کرتی ٹھٹک اٹھی۔

"تو اس میں میری موجودگی آپ کی کیسے مدد کر سکتی ہے؟"

"تم ہوگی تو مجھے ڈر نہیں لگے گا۔" وہ کچھ نہ کچھ بات بنا گیا۔ زمل نے گہری سانس فضا میں خارج کی۔ وہ بنا کچھ کہے عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

دس منٹ میں اس کی گاڑی میں آ بیٹھی تھی۔

"بارہ بجے بھی کوئی رات ہوتی ہے بھلا؟ کراچی میں صبح کا سما ہوتا ہے۔ یہ دیکھو روشنیاں اور جگمگاتی سڑکیں۔۔ سب کتنا حسین ہے نا۔" وہ اسے بتا رہا تھا۔ شرٹ کے کالر بے ترتیب تھے۔ وہ خاموش تھی۔۔ بس شیشے کے باہر دیکھنے لگی۔ "تمہیں کتابیں پڑھنا پسند ہیں نا۔ میں تمہیں اس علاقے کی بڑی بک شاپ دکھاتا ہوں۔" اس نے ایک پرانی عمارت کے آگے گاڑی روکی تھی۔ وہ اس دیکھنے لگی جو گھوم کر اس کی جانب آ رہا تھا۔ اس کے دروازہ کھولنے پر وہ اتری۔ یہ ایک پرانی عمارت تھی جہاں ہر پرانی اردو کتاب کم قیمت پر دستیاب تھی۔ یہاں کی خوشبو اس کا دماغ تروتازہ کر گئی۔ پرانے صفحوں کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں فرحت اشتیاق بہت پسند ہیں۔یہ دیکھو ان کی کتابوں کی سیریز۔۔" وہ دیکھنے لگی۔۔وہ جہاں دکھاتا زمل دیکھتی۔وہ جو بتاتا وہ اسے سننے لگی۔ان بیس منٹوں میں وہ اس کے آگے کتابوں کا پہاڑ بنا چکا تھا۔

"یہ بہت زیادہ ہیں۔" وہ محض یہ کہہ سکی۔

"تمہارے لیے کوئی قیمت زیادہ نہیں۔۔"اس نے پہلی بار وجیح کو کچھ اتنا خوبصورت کہتے سنا۔وہ حیرانی سے اسے دیکھتی رہی۔یہ لڑکا سحر انگیز باتوں والا تو نہیں تھا۔

"دس ہزار۔۔"اس نے بل دیکھا تھا تو حلق میں ہی الفاظ اٹک گئے۔"ان میں سے کچھ کتابیں آپ بھی رکھ لے گا۔یہ بہت مہنگی ہیں میں نہیں رکھ سکتی۔"

"چلو میں آج سے تمہارا ایک پارٹنر۔تم جب کوئی بک پڑھتی ہو تو کس سے ڈسکس کرتی ہو؟"امپلائز اس کی کار میں بکس رکھ رہے تھے۔

"کسی سے نہیں۔۔میں زیادہ تر ناولز پڑھتی ہوں۔مجھے نہیں لگتا کہ انہیں کوئی سننا چاہے گا۔"

"میں سننا چاہوں گا۔میں ایک بہترین لسنر ہوں۔بغیر ملے گھنٹوں بیٹھ سکتا ہوں۔" یہ کون سا روپ تھا اس کا۔۔اسے ہضم بھی نہیں ہوا۔وہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی جب تک وہ بکس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاڑی میں رکھوانے لگا۔اس نے آنکھیں موند لیں۔کیا اسے واقعی اس کے میٹھے لہجے میں آنا چاہئے تھا؟ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ پل بھر میں کچھ اور پل پر میں بدلا ہوا شخص ہوتا ہے۔

"یہ دیکھو گجرے۔۔"اس کی بات پر زمل نے اس رخ پر دیکھا تھا جہاں وہ دکھا رہا تھا۔یہ وہی سگنل تھا جہاں سے وہ پچھلی دو بار پھول لے کر گزرے تھے۔۔مگر آج دل نہیں تھا۔۔اب کچھ بھی ویسا نہیں لگ رہا تھا۔اس نے دیکھ کر دوسری جانب منہ کر لیا۔"تم آج نہیں لو گی؟"

"نہیں۔۔"اس نے زمل کو آئس کریم دلائی تھی اور خود اسے دیکھتا رہا تھا۔

"آپ نے آئس کریم نہیں لی۔۔"

"نہیں۔میرا دل بدل گیا۔"گاڑی رکی ہوئی تھی اور وہ کتابوں کا جائزہ ساتھ ساتھ لے رہا تھا۔زمل کو حیرانی نہیں ہوئی۔

"آپ نے جھوٹ کیوں کہا کہ آپ کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے؟ حالانکہ آپ بھی جانتے کہ مجھے خبر ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔آپ اکثر رات میں ڈرائیونگ کرتے ہیں' آپ ہفتوں ہفتوں گھر سے باہر بھی رہتے۔۔اور وہ گھر جو جنگلوں میں بنایا ہے وہاں آپ کا بسیرا ہے۔میں بے وقوف نہیں ہوں۔"یہ واقعی ایک بہت بے کار سا بہانہ تھا۔وہ لاجواب ہوا اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم کیسی ہو زمل۔"

"مجھ سے یہ سوال مت پوچھیں۔" وہ رخ دوسری جانب موڑ گئی۔

"میں جاننا چاہتا ہوں۔ میں تمہارے لیے بہت پریشان تھا۔ آئم سوری میں نہیں آسکا۔ مجھے اماں نے بتایا تھا کہ تم میرا پوچھ رہی تھیں 'میں ڈر گیا تھا زمل! میں پہلی بار ڈر گیا تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر تم میرے سامنے روئیں تو کیا ہو گا۔ میں نے کبھی کسی اپنے کو مرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں آنا چاہتا تھا مگر میں تمہیں روتے کیسے دیکھتا۔" وہ اسے کبھی نہ بتاتا اگر وہ اس کا یوں پھیکا چہرہ نہ دیکھتا۔ اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

"میں یتیم ہو گئی ہوں وجیح۔۔" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ وجیح کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ اس کا زمل کی تکلیف برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔ "اب نہ حال پوچھنے والا باپ ہے نہ خیال رکھنے والی ماں۔ میرا بھائی بہت چھوٹا ہے وجیح۔ وہ روزانہ بہت روتا ہے۔ میں خود کو قابو نہیں کر سکتی۔" وہ رونے لگی۔۔ اتنا کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ "میری زندگی بالکل دوسری جانب پلٹ گئی۔ میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا تھا۔ آپ نے کہا تھا نا کہ انسان کو اپنا دل خود رکھنا چاہیے۔ اب کیسے رکھوں میں اپنا دل؟ میں نے ڈیڑھ ماہ اس بات کو یاد رکھ کر کوشش کی مگر میرے پاس دل رکھنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں نے آپ کو کیوں یاد کیا۔ مجھے تو خبر بھی نہیں میں نے آپ کا نام کب لیا۔۔ وہ لمحے۔۔ وہ اذیت ناک لمحے مجھے یاد نہیں۔۔ مگر اس دن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں نے چاہا تھا کہ آپ ایک دفعہ آکر کوئی نہ کوئی خیال میرا بدل ڈالیں جیسے آخری بار آپ نے کیا تھا۔میرا ایک پوائنٹ پر پورا نظریہ بدل دیا تھا۔میں چاہتی تھی کوئی دوائی کوئی مرہم میرا زخم بند کردے۔حالانکہ آپ نے میرے ساتھ ہمیشہ نرم دلی سے کام نہیں لیا لیکن میں نے جانے کیوں آپ کو یاد کیا۔مجھے لگا تھا آپ میرے اچھے دوست ہیں۔۔"

"میں تمہارا اچھا دوست ہوں زمل۔" وہ تکلیف سے بولا۔

"میں آپ کے مزاج کی گارنٹی نہیں لے سکتی۔آپ موسم کی طرح مزاج بدلتے ہیں۔" وہ آنسو صاف کرنے لگی۔

"نہیں آئم سوری۔آئم سوری۔میں آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔تم کہو گی کھڑے ہو جاؤ' کھڑا ہو جاؤں گا۔تم کہو گی چلے جاؤ' چلا جاؤں گا۔میں نے کبھی کسی لڑکی کو دوست نہیں بنایا' مجھے علم نہیں ہے یہ دوستی کیسے نبھائی جاتی ہے۔اس موقع پر تمہیں میری مدد کرنی چاہئے۔" وہ کیسا بدل چکا تھا۔زمل نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا۔

"آپ ایسا کیوں بی ہیو کر رہے ہیں؟"

"میں ایسا کیوں بی ہیو کر رہا ہوں؟ شرمندہ ہوں اور تم نے مجھے بہت پریشان کر دیا تھا۔ میں آج تک کسی کی بات سے اتنا نہیں ڈرا۔میں آج تک کسی انسان سے نہیں ڈرا اور تم سے بات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرنے سے قبل بار بار سوچتا ہوں۔ کیا لڑکیوں کی دوستی ایسی ہوتی ہے؟" وہ اب کنفیوژن کا شکار تھا۔ وہ مسکرا دی۔۔ پھر ہنس دی۔۔ پھر اتنا ہنسی کے منہ تھک گیا اور وہ اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

"یہ بھی ایک نیا روپ ہے۔ اب سوچ کب کریں گے دوسرے موڑ پر؟" وہ اب خود کو بہتر محسوس کرنے لگی۔

"تمہارے لیے اب یہی رہے گا عادت بنا لو۔ ویسے میں کبھی اتنا بولا نہیں جتنا تمہارے آگے اب بول دیتا ہوں۔ تم میری پرسنلٹی ہی چینج کردو گی۔" وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا اور آئس کریم کھانے لگی تھی۔

"وہ جھوٹ پھر بھی بہت بے کار تھا۔" وہ اسے اس کا بہانہ یاد دلانے لگی۔ ویج کا چہرہ سرخ ہوا۔

"مجھے مزید شرمندہ نہیں کرو۔ اچھا اگر تمہیں پتا تھا یہ جھوٹ ہے تو تم کیوں آئی؟" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال پوچھا۔ زمل کافی دیر تک کچھ نہ بولی۔۔ بس سوچنے لگی۔ ویج کے حوالے سے اس کا ہر انداز اب بے وجہ ہی تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی اس کے پیچھے کی سائنس۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پتا نہیں۔شاید مجھے خود بھی کھلی فضا میں آنا تھا۔ویسے یہ پرسنلٹی بہت اچھی ہے۔اسے ہی اپنالیں۔" وہ مسکرادی۔

"تم پاگل ہو زمل۔۔تم نے ایک رات میں مجھے بدل دیا۔" وہ ہنس رہا تھا۔اپنی بے یقینی ظاہر کررہا تھا۔

"ایک رات نے نہیں۔۔ایک حادثے نے۔۔" اس کی مسکراہٹ سکڑ گئی۔وہ پھر خاموش ہونے لگی تھی۔وجیح نے اس کی بات کو محسوس کیا۔واقعی ایسا ہی تھا۔سبق سیکھنے کے لیے حالات کا سہارا کیوں لینا پڑتا تھا۔

"جانتی ہو۔میں اپنے آپ سے آج سے بارہ سال پہلے ملا تھا۔یونہی نظاروں سے اور باتوں سے لطف اندوز ہونے والا'اور بات بات پر مسکرانے والا۔آج میں ویسے ہی مسکرا رہا ہوں جیسے پہلے مسکرایا کرتا تھا۔کسی کو اندازہ نہیں ہوگا مگر مجھے خوب اندازہ ہے۔آج صرف میرے لب نہیں مسکرا رہے بلکہ میں اندر سے مسکرا رہا ہوں۔" وہ بغیر رکے باتیں کررہا تھا۔

"ان بارہ سالوں کے درمیان کی کہانی کیا ہے؟" زمل نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔وہ خوش تھا کہ اب وہ وہ نارمل ہوچکی تھی۔

"میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں پھر برا فیل کرواؤں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب؟ وہ کہانی ذرا خوشگوار نہیں؟"

"ذرا بھی نہیں۔۔ مگر ہاں تم فکر مت کرو۔ جب میرا دل بھر جائے گا تو میں تم سے ملنے آجاؤں گا۔ اب ویسے بھی۔۔ تم میرا پہلا اور نیا اسپاٹ بن گئی ہو۔" اسے ایسے لگنے لگا جیسے دونوں کے درمیان کوئی غم ہی نہیں۔ وہ مسکرا دی۔ اس کی تکلیف سننے کی خاطر اسے وجیح کی تکلیف تک آنا پڑا۔ اب دونوں برابر تھے۔۔ کہیں نہ کہیں۔۔

"مجھے انتظار رہے گا۔" گھر آنے پر اس نے اترتے ہوئے کہا تھا۔ وہ بکس نکالنے لگی جب اس نے روکا۔

"یہ بہت بھاری ہیں میں اتار لوں گا۔ کل ہم کوئی بک ڈسکس کریں گے۔" وہ کیا اب اس کے لیے اپنے شوق بھی بدلے گا۔ وجیح اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ آج سے پہلے وہ دل کو کبھی اتنی نہیں بھائی۔ اسے لگنے لگا کہ کسی کے لیے اپنا آپ تھوڑا سا بدلنا برا نہیں ہوتا۔ ٹھنڈ کی کفیت سے کپکپاتی وہ اندر چلی گئی تھی اور نجانے وہ کتنی دیر اس کے خمار میں رہا تھا۔ وہ درست سوچتی تھی۔۔ اسے تکلیف میں وجیح کی حد کو چھونا پڑا تھا ورنہ وہ یہ روپ کیسے اپناتا۔

---☆☆☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842